جمالِ یار



راشدہ عارفی

جمالِ یار

مصنّفہ

راشدہ عارفی

تابِ نظارہ اگر ہو دیکھئے
سامنے برقِ جمال یار ہے

راشدہ عارفی

نام کتاب ۔ جمالِ یار

نام مصنفہ ۔ راشدہ عارفی

سن اشاعت ۔ ۲۰۱۱ء

ناشر ۔ (ونّے بابو) ونّے بارہ بنکوی

مطبع ۔ سرفراز قومی پریس، لکھنو

قیمت ۔ دوسو روپئے =/200

ملنے کے پتے

★ چودھری محمد عبید عارفی بنکی ٹاؤن، بارہ بنکی (یوپی)

★ ونّے بابو مقام اصغر نگر، پوسٹ پاٹ مئو ضلع بارہ بنکی (یوپی)

فہرست



انتساب

اپنے پیر طریقت حضرت سلطان عارف شاہ
کی بے پناہ شفقتوں اور اُن کے فیض و کرم
کے نام جس کی وجہ سے مجھ کو اُلٹے سیدھے
اشعار کہنا آ گئے۔

راشدہ عارفی



قطعہ

پیر مرشد کے آستاں جا کر
ہر مرادوں کا پھول کھلتا ہے
سن کے ان کے مواعظِ حسنہ
دل کو بے حد سکون ملتا ہے

راشدہ عارفی

اللہ کا کرم ہے عنایت ہے پیر کی
جو راشدؔہ بھی صاحبِ دیوان ہو گئی

راشدؔہ عارفی

کچھ والدہ محترمہ کے بارے میں

میری والدہ محترمہ راشدہ عارفی مرحومہ بہت نیک دل اور پابند صوم وصلوٰۃ خاتون تھی۔ اُن کی دلی آرزو تھی کہ اُن کا کلام اُن کی زندگی میں شائع ہو جائے لیکن ایسا نہ ہو سکا۔ لہٰذا اُن کی دلی خواہش کا احترام کرتے ہوئے یہ مجموعہ اُن کے وصال کے بعد شائع کروا رہا ہوں تا کہ اُن کی روح کو سکون حاصل ہو سکے۔ اُن کے اشعار میں اُن کو اپنے پیر سے کتنی عقیدت تھی جس کو اُنہوں نے قطعات اور منقبت کی شکل میں پیش کیا ہے اور ساتھ ساتھ حمد، نعت وسلام بھی شامل کیے گئے ہیں۔

چودھری محمد عبید عارفی
و
برادران
بنکی ٹاؤن، بارہ بنکی

کچھ کتاب کے بارے میں

مرے دیرینہ دوست اور پیر بھائی یعنی ہم اور وہ نئے بابو دونوں ایک ہی استاد کے شاگرد ہیں۔ انہوں نے مجھ کو مسودہ ترتیب دینے کو کہا جسمیں نعت و منقبت اور سلام وقطعات شامل تھے۔ مسودہ سارا کا سارا فوٹو اسٹیٹ تھا کافی مس پرنٹ بھی اور کچھ ایسے صفحات بھی تھے جو پڑھے نہیں جا سکتے تھے۔ بہر حال بڑی کاوش کے بعد نعت و منقبت سلام وقطعات چھانٹ کر ترتیب دے دئے اس لالچ میں کہ رسول پاک اور شہدائے کربلا و بزرگانِ دین کے طفیل شاید اسی بہانے میری بھی عاقبت سنور جائے۔

ندیمؔ بارہ بنکوی
بی. پی ۱۲۱، بھتری پیر بٹاون
مسجد یک منارہ، بارہ بنکی

(میری رائے)

نعت پاک کا مجموعہ دیکھنے کو ملا اس میں نعت، سلام، منقبت، قطعات سبھی بڑی عقیدت کے ساتھ کہے گئے ہیں۔ مجموعی طور پر یہ مجموعہ پڑھنے کے لائق ہے۔ امید ہے قائرینِ کرام ضرور پسند فرمائیں گے۔ میری دعا ہے کہ مجموعہ مقبول خاص و عام ہو۔

اختر موہانی
جنرل سکریٹری
بزم اقتر بارہ بنکی

نظر اپنی

مجموعے کلام کے سرِ ورق کا یہ شعر ہی بتا رہا ہے کہ اشعار بڑی کاوش سے کہے گئے ہیں۔

تابِ نظارہ اگر ہو دیکھئے
سامنے برقِ جمالِ یار ہے

جیسا کہ مجموعے کا نام ہے ویسے اشعار بھی جذبات میں ڈوب کر کہے گئے ہیں۔ چاہے نعت ہو یا سلام۔ منقبت کے قطعات تو مصنفہ کا اپنے پیر طریقت سے کتنا لگاؤ ہے اور کتنی عقیدت ہے اُن کے اشعار سے عیاں ہے۔ بہرحال مجموعہ قارئین کو ضرور پسند آئے گا۔

نصیر انصاری
صدر بزم عزیز بارہ بنکی

جمال یار پر ایک نظر

زیر نظر مجموعے پر مجھ سے لکھنے کے لئے کہا گیا۔ مسودہ پڑھا۔ بڑے خوبصورت اشعار ہیں۔ وہ نعت کے ہوں یا منقبت کے سبھی جذبات میں ڈوب کر کہے گئے ہیں۔ مصنفہ نے اپنے پیر طریقت کی شان میں یہ قطعات کہے گئے ہیں وہ کافی عقیدت میں ڈوب کر کہے ہیں۔ مجموعہ انشاء اللہ ضرور مقبولِ عوام وخاص ہوگا۔

یوسف پینتے پوری
وارِدِحال، بارہ بنکی

عرض کاتب

مجھے اس بات کا فخر حاصل ہے کہ نعت پاک کا یہ مجموعہ مجھ نا چیز کو کتابت کرنے کو ملا۔ میں اُردو کا ایک ادنیٰ طالب علم ہوں لیکن شعر وشاعری سے شروع سے دلچسپی رہی ہے۔ خدا کے فضل سے کئی لوگوں کے مجموعہ کلام میں نے کتابت کئے ہیں۔ میں اس کو اپنی خوش قسمتی اور خوش بختی سمجھتا ہوں کہ جمالِ یار کی کتابت بھی میرے ذمہ آئی۔ میں نے جہاں تک ممکن ہو سکا زبر، پیش، تشدید، اضافت سبھی چیزوں پر کافی نظر رکھی کہ جہاں تک ہو سکے غلطی نہ ہو۔

محمد سمیر اسمٰعیلی



حرفِ آغاز

سرور کائنات حضور محمد ﷺ کے اس دنیائے فانی میں تشریف لانے سے بہت پہلے ہندوؤں کی رِگ وید میں آپ کے آنے کی خوشخبری آ چکی تھی۔ دنیا اُس فلسفہ سے اچھی طرح واقف ہے کہ جو سب سے عظیم ہے، سب سے افضل ہے وہ بعد میں تشریف لاتا ہے اور اپنے مقدس کردار و خیال سے دنیا کو صحیح راستہ دکھلاتا ہے۔ یہی وہ بات تھی جو ایک لاکھ چوبیس ہزار رسول و پیغمبر کے آ چکنے کے بعد آپ سب سے آخر میں تشریف فرما ہوئے اور اللہ کے کلام سے شرک اور کفر کے اندھیرے سے پوری انسانیت کو نکال کر توحید کی روشنی عطا کی۔ جس وقت آپ اس دنیا میں تشریف لائے وہ ایک بہت ہی نازک دور تھا۔ چاروں طرف کفر اور شرک کا بول بالا تھا۔ بڑے بڑے بت بنا کر لوگ اُن کی پرستش کرتے تھے اور انہیں اپنا خدا مانتے تھے، ان سے مرادیں بھی مانگتے تھے۔ خدا کا پاک گھر کعبہ بڑے بڑے بتوں سے بھرا پڑا تھا۔ جبل، شمس، لات و مناف نہ جانے کون کون سے دیوتا تھے۔ ابراہیم علیہ السلام کی ایک خدا کی پرستش اور توحید کا پرچم جو پاک کعبہ پر کبھی لہراتا تھا اُس کا نام و نشان مٹ چکا تھا۔

اللہ کے نام پر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی عظیم قربانی کو بھی دنیا بھول چکی تھی۔ جو جتنا بڑا ظلم کرنے والا تھا اُس کی اتنی ہی بڑی دھاک تھی۔ وحشیانہ انداز میں ہر ایک دوسرے سے آگے تھا، جھوٹی شان کا وہ عالم کہ خدا کی پناہ لوگ اپنی معصوم بیٹیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے۔ راہ میں چلنے والے مسافر قطعئی محفوظ نہیں تھے، تاجروں کے کارواں لوٹ لئے جاتے تھے۔ ہر طرف موت کا سامان تھا، یہی وہ وقت تھا جب ظلم کا سورج کبھی غروب نہیں ہوتا تھا۔ انسان جانوروں کی طرح بازاروں میں بیچے اور خریدے جاتے تھے۔ زندگی کے اصل معنی ظلمتوں کے اندھیروں میں گم ہو کر رہ گئے تھے، سیکڑوں نقلی خدا پوجے جاتے تھے۔

بُت پرستی ہی وہاں پر عام تھی　　　بس خدا کی بندگی بدنام تھی
ایسے نازک دور میں آئے رسول　　　ابر رحمت بن کے پھر چھائے رسول

حضور پاک کے پاکیزہ قدم اس زمین پر پڑتے ہی نفرتوں کی دھند اپنے آپ چھٹنے لگی۔ ظلمتوں کا سورج حقیقت کے سمندر میں ڈوبنے لگا، فریبی اور مکاروں کو کہیں پناہ نہ مل سکی۔ سچ کا سورج وقت کے آسمان پر چمکنے لگا اور دین کو ایک اُونچا مقام حاصل ہوا یہی وہ وقت تھا جب ہر انسان کو برابری کا درجہ نصیب ہوا اور ایک اللہ کی عبادت پر سب کو ایمان لانا پڑا۔ آمنہ کی گود میں جب خدا کا محبوب آیا تو جہاں خدا کے نہ ماننے والوں کی روح کانپ

اُٹھی اور وہ دشمنی پر امادہ ہو گئے تو اس میں حیرت کی کیا بات، تمام عالم پر آپ کی سرداری و مختاری کی مہر خود اللہ نے لگائی اور اپنا کلام آپ پر نازل فرمایا۔ بے شک آپ کو بھی اللہ کے عظیم امتحانوں سے گزرنا پڑا جو ایک سچے نبی کے لئے اللہ نے بنائے ہیں۔ فتح مکہ کے بعد آپ جب مکہ میں تشریف لائے تو دشمنوں کے کلیجے کانپ اُٹھے، وہ سوچ رہے تھے کہ اُن کی جان خیر نہیں مگر سرکار دو عالم نے سب کو معاف فرمایا۔ اُن کا پیغام تھا کہ ایک اللہ کی بندگی کرو جو نہایت مہربان و رحم والا ہے۔ جس کو کسی نے پیدا نہیں کیا، اُس کے ایک حکم سے تمام عالم وجود میں آیا، جو تمام عالم کا رب ہے آپ کی سچی اور صاف بات کو بھی مشرکینِ مکہ نے صحیح نہیں مانا لیکن اس رحم کی دنیا کے شہنشاہ نے اُن کو بھی معاف فرما دیا۔ بے شک ان ظالموں سے جنگیں ہوئیں جو نہ خود ایک اللہ کو مانتے تھے اور نہ دوسروں کو ماننے دیتے تھے۔

سرکار مدینہ پر کیا کُچھ لکھا جا سکتا ہے جیسا کہ ایک عام روایت کے مصداق کہ اگر تمام سمندروں کی روشنائی بنائی جائے اور دنیا کے تمام درختوں کو قلم بنا دیا جائے تب بھی حضور ﷺ کی تعریف مکمل بیان نہیں ہو سکتی۔ بس کُچھ عقیدت کے پھول ہیں جنہیں سرکار کی بارگاہ میں پیش کر کے اپنے بے چین دل کو سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

بندگی کے عروج پر جب صبر و رضا کے ستارے چمکتے ہیں تو دل کو جو روحانی تسکیم ملتی ہے اُس کو لفظ و معنی کے پیرہن میں بیان نہیں کیا جا سکتا، پھر بھی

انسان ایک کوشش کرتا ہے۔ ''جمالِ یار'' اِنہیں کوششوں کا ایک آئینہ ہے
جس میں حمد ونعت کے علاوہ منقبت قطعات وسلام بھی شامل ہیں جو آپ
حضرات کے پیشِ نظر ہیں۔

اس کی کتابت سے لیکر طباعت تک جو بھی محنت جناب سلطان علی ندیم بارہ
بنکوی نے کی ہے اُن کا شکریہ ادا کرنا محض ایک رسم کی ادائیگی ہوگی ورنہ اُن
کا شکریہ تو ادا ہی نہیں کیا جا سکتا۔

اس سلسلے میں انفارمیشن ڈائرِکٹر جناب مکیش شاردا صاحب جن کا اُردو ادب
سے صرف گہرا لگاؤ ہی نہیں بلکہ میر وغالب مومن پر اُن کی کافی دسترس ہے۔
اُن کے نیک مشوروں نے بڑا کام کیا، اِن کے علاوہ بھائی سنجے راج جو ایک
بہترین افسانہ نگار ہیں کے بیش قیمت مشوروں نے بھی بڑا تعاون کیا ہے۔
یو این آئی کے چیف رِپورٹر جناب سنجے شرما صاحب جن کے مشورے پر
چودھری محمد عبید عارفی صاحب نے یہ مبارک کام مجھ ناچیز کے ہاتھوں
سونپا۔ یہ سارے احباب ہی میرے مددگار رہے۔ اگر ان حضرات کا ذکر نہ
کرتا تو بڑی ناانصافی ہوتی۔

(وِنّے بابو)
وِنّے بارہ بنکوی
مقام اصغر نگر، پوسٹ پاٹ مئو، ضلع بارہ بنکی (یو پی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد باری تعالیٰ

ہے ترا نور ذرّے ذرّے میں
تو ہی تو ہے ہر ایک جلوے میں
تو ہی خالق ہے تو ہی داتا ہے
سب ہے لاریب ترے قبضے میں
میں ہوں ناچیز اور تری توصیف
خامہ کانپے ہے حمد لکھنے میں
تو نے عالم کو کر دیا تخلیق
لفظ کن کہہ کے ایک لمحے میں
وہ ستارے ہوں یا کہ شمس وقمر
ہے تجلّی تری ہر ایک شے میں
طاری کعبے میں ہے جلال ترا
اور رحمت تری مدینے میں

نعت پاک

اب تو جینا بھی بہت دشوار ہے
بس مدینے کا سفر درکار ہے

تابِ نظّارہ اگر ہو دیکھئے
سامنے برقِ جمالِ یار ہے

روضہءِ اطہر کی کیا تعریف ہو
ہر طرف بس بارشِ انوار ہے

یا محمدؐ ناوَ طوفاں میں پھنسی
آپ اگر چاہیں تو بیڑا پار ہے

اب مجھے طیبہ بلا لیں یا نبی
راشدہ مجبور اور لاچار ہے

نعت پاک

یہ ہے کرم ربِّ علیٰ شہرِ نبی میں
رحمت کی برستی ہے گھٹا شہرِ نبی میں

ہے شرط خلوص اس میں ہو شامل تو یقیناً
ہو جاتی ہے مقبول دعاء شہرِ نبی میں

ہے جس کی شعاؤں سے منور یہ زمانہ
روشن ہے وہ پُر نور دِیا شہرِ نبی میں

جاؤں جو مدینے تو نہ پھر لوٹ کے آؤں
اے کاش مجھے آئے قضا شہرِ نبی میں

اے راشدہؔ قسمت سے جو تو پہونچے مدینہ
ہو وردِ زباں صلّی علیٰ شہرِ نبی میں

نعت پاک

بے چین دل ہے یا رب دیدارِ مصطفےٰ میں
اک بار ہی بلالیں دربارِ مصطفےٰ میں

جتنی بھی خوبیاں ہیں دنیا کی سب ادب سے
آکر سمٹ گئی ہیں کردارِ مصطفےٰ میں

مرنے سے پہلے یا رب بس اتنی التجا ہے
میں اُڑ کے جا کے پہونچوں دربارِ مصطفےٰ میں

حکمِ نبی پہ چل کر دنیا کو یہ بتا دو
ہے زندگی سکوں کی اطوارِ مصطفےٰ میں

صدیقؓ ہوں عمرؓ ہوں، عثمانؓ یا علیؓ ہوں
سب گل مہک رہے ہیں گلزارِ مصطفےٰ میں

جنّ وملک بھی دیکھو اے راشدہ ادب سے
تعظیم میں کھڑے ہیں دربارِ مصطفےٰ میں

نعت پاک

ذرا ادب سے برس اے گھٹا مدینے میں
کہ سو رہیں میرے مصطفٰے مدینے میں

مرے رسول سے میرا سلام کہہ دینا
گزر ہو تیرا جو بادِ صبا مدینے میں

یہ آرزو ہے کہ آنکھوں سے دیکھ لیتی میں
برس رہا ہے جو نورِ خدا مدینے میں

اسی کی روشنی پھیلی ہے سارے عالم میں
چمک رہا ہے جو اک آئینہ مدینے میں

قسم خدا کی سنور جائے عاقبت تیری
جو راشدہؔ ہو ترا خاتمہ مدینے میں

•

نعت پاک

دل ہی میں تڑپتی ہے آرزو مدینے کی
کس طرح بجھے یارب آگ میرے سینے کی

جستجو مدینے کی گفتگو مدینے کی
نور کی یہ محفل ہے بات ہو قرینے کی

یہ بھی با خدا بہتر وہ بھی با خدا بہتر
زندگی مدینے کی موت بھی مدینے کی

مرحبا دو عالم میں جو فضا معطّر ہے
بالیقیں وہ خوشبو ہے آپکے پسینے کی

زندگی سے عاجز تھی دور رہ کے طیبہ سے
آ گئی درِ آقا فکر کیوں نہ ہو جینے کی

نعت پاک

مرحبا مرحبا مرحبا آ گئے

لو مدینے میں خیر الوریٰ آ گئے

سجدۂ شکر میں گر پڑے مطّلب

جب سنا خاتم الانبیا آ گئے

عرش پر جوں ہی پہونچا براقِ نبی

غُل فرشتوں میں ہے مصطفیٰ آ گئے

ساتھ چھوڑا ہے یہ کہہ کے جبریلؑ نے

آپ اب سدرۃ المنتہیٰ آ گئے

دینِ حق جب بچانے کی بات آ گئی

تو بہتّر نفس کربلا آ گئے

نعت پاک

کسی کی کیا حقیقت جب نہ جبریلِ امیں پہونچے
جو پہونچے عرشِ اعظم تک تو ختم المرسلیں پہونچے

ذرا شانِ رسالت دیکھیے بس ایک لمحے میں
زمیں سے لامکاں تک رحمت اللعالمیں پہونچے

ہوئی تھی بالمشافہ گفتگو خلوت میں خالق سے
کہ تھا بس میم کا پردہ نبی اتنے قریں پہونچے

تصوّر میں کیا قصدِ زیارت جب کبھی ہم نے
بہ فیضِ سرورِ کونین ہم بھی جا وہیں پہونچے

برائے بخششِ اُمّت انھیں کچھ بات کرنی تھی
شبِ معراج شاہِ دیں سرِ عرشِ بریں پہونچے

نعت پاک

مدینے کو جائیں یہ جی چاہتا ہے
مقدر بنائیں یہ جی چاہتا ہے

مدینے کے آقا دو عالم کے مولا
ترے پاس آئیں یہ جی چاہتا ہے

جہاں پر دو عالم ہیں محوِ نظارہ
وہاں سر جھکائیں یہ جی چاہتا ہے

محمدؐ کی باتیں محمدؐ کی سیرت
سنیں اور سنائیں یہ جی چاہتا ہے

یہ حسرت ہے اب راشدہ عارفی کو
مدینے بلائیں یہ جی چاہتا ہے

نعت پاک

دنیا کے مال و زر نہ خزینے کے سامنے
دل کو ملا سکون مدینے کے سامنے

ذکرِ خدا کے بعد کیا ذکرِ مصطفٰےؐ
طوفاں ٹھہر سکا نہ سفینے کے سامنے

جنّت کے پھول پھول کے لب پر ہے تذکرہ
ہم کچھ نہیں ہیں اُنکے پسینے کے سامنے

صدیقؓ ہوں عمرؓ ہوں کہ عثمانؓ اور علیؓ
چاروں ملیں گے ایک نگینے کے سامنے

جاہ و جلال سطوتِ عالم ہے سرنگوں
سلطانِ دو جہاں کے قرینے کے سامنے

نعت پاک

نمائش یہ بزمِ حقیقت نہ ہوتی
فروزاں جو شمعِ رسالت نہ ہوتی

نہ تخلیقِ آدم نہ دیدارِ موسیٰ
محمدؐ نہ ہوتے تو خلقت نہ ہوتی

جو عکسِ جمالِ محمدؐ نہ پڑتا
تو یوں حسنِ یوسفؑ کی شہرت نہ ہوتی

نہ ہوتی امیدِ سحر در شبِ غم
جو خورشیدِ طیبہ سے نسبت نہ ہوتی

بھنور سے نکلتی نہ کشتیِ اُمّت
جو آقا کی ہم پر شفاعت نہ ہوتی

نعت پاک

دل بہ فیضِ مسرّت لگا جھومنے دوستو کیا بتائیں کہ کیا مل گیا
آئے سرحد پہ باغاتِ رضواں نظر خاص طیبہ کا جب راستہ مل گیا

سجدے پیشانیوں سے لگے کودنے ہو کے بے خودی میں درِ مصطفٰے دیکھ کر
بحرِ الفت میں وہ جب ہوئے غوطہ زن مرحبا دامنِ مصطفٰے مِل گیا

گرمئ حشر کے واسطے سائباں کشتئ بحرِ غم کے لئے باد باں
ہاتھ اس کے لگی دولتِ دو جہاں جس کو دامانِ خیر الوریٰ مِل گیا

داغ غم مثل انجم درخشاں ہوئے دردِ فُرقت کی شبہائے تاریک میں
اس کا دل رشکِ سرو چراغاں ہوا جسکو سوزِ غمِ مصطفٰے مِل گیا

لب پہ جس دم محمد ؐ کا نام آ گیا ہر طرف آ ئی آوازِ صلّےِ علیٰ
دل یہ حُبِّ نبی مِثلِ غنچہ کھلا نعت لکھنے کا ہم کو صِلہ مِل گیا

نعت پاک

اے کاش دیارِ طیبہ تک میری بھی رسائی ہو جائے
اعمال میں نیکی لکھ جائے اور دور برائی ہو جائے

اے پیارے نبی للّٰہ مجھے کچھ ایسی دعائیں دے دیجے
دنیا بھی سنور جائے میری عُقبیٰ کی کمائی ہو جائے

بغض اور حسد سب مٹ جائے مومن کے دلوں سے اے آقا
دنیا کا مسلماں آپس میں سب بھائی بھائی ہو جائے

شب بارہ ربیع الاوّل کی آئی ہے تو کیوں نہ ہر گھر میں
پھر آج ہمارے آقا کی یوں مدح سرائی ہو جائے

نعت پاک

حدّتِ اُلفت سے جوشِ چشمِ گریاں دیکھ کر
آ گیا خود جوش رحمت کو پشیماں دیکھ کر

حسرتِ باغِ جناں سرحد سے رُخصت ہوگئی
سبز گنبد وادیٔ طیبہ سے رخشاں دیکھ کر

متصل قندیلِ شمعِ طیّبہ پروارنہ وار
دل ہوا رقصاں ثمر درنخلِ ارماں دیکھ کر

جھوم اُٹھا پروارنۂ دل شمعِ طیّبہ کے قریب
منظرِ وادیٔ ایمن جلوہ ساماں دیکھ کر

قربتِ شاہِ رسالت کا سماں آتا ہے یاد
بلبلیں درصحبتِ گل مست وشاداں دیکھ کر

نعت پاک

مصر کا چاند بھی ان کا جواب ہو نہ سکا
بڑھا وہ لاکھ مگر آفتاب ہو نہ سکا

طورِ مل جائے نہ کیوں دوستو از برقِ جمال
ضبط موسیٰ سے بھی جب اضطراب ہو نہ سکا

چاند کیا چیز ہے اس روئے منوّر کے قریب
سامنے جس کے کبھی آفتاب ہو نہ سکا

گل کھلے باغِ رسالت میں بہت سے لیکن
کوئی بھی مثلِ رسالت مآب ہو نہ سکا

دل کشی باغِ جناں کی تو ہے مشہور بہت
باغِ طیبہ کا کوئی ہم رکاب ہو نہ سکا

نعت پاک

تڑپ رہی ہے مرے دل میں آرزوئے رسول
چلی ہوں حسرت وارماں لئے میں سوئے رسول

چمن میں دل نہیں لگتا ہے اور نہ صحرا میں
کہاں کہاں لئے پھرتی ہے جستجوئے رسول

وہ خوش نصیب تھے واللہ اُن کا کیا کہنا
سنی جنھوں نے ہے کانوں سے گفتگوئے رسول

شمیمِ گل نہ تو مشکِ ختن میں یہ خوش بو
زمانے بھر میں جو پھیلی ہے آج بوئے رسول

یہ راشدہ بھی بڑی ناتواں ہے اور بے کس
خدایا اس کو بھی پہونچا دے روبروئے رسول

نعت پاک

آج بے حد خوشی دوستو ہے ہمیں کیا بتائیں تمہیں ہمکو کیا مل گیا
کیوں نہ قسمت پہ ہم ناز اپنی کریں راہ بھولے تھے ہم رہنما مل گیا
رفعتِ شانِ عرشِ بریں سے بہم ہے ملا گنبدِ روضہء مصطفےٰ
خاص رب سے حقیقت میں وہ ہے ملا جسکو محبوبِ ربُّ العلیٰ مل گیا
دور غم زادِ راہِ سفر ہو گیا سائباں مِل گیا گرمئِ حشر کا
ہاتھ اس کے لگی دولتِ دو جہاں جسکو دامانِ خیر الوریٰ مل گیا
شعلہء عشق سے کھیلتے جبکہ پروانہ مجروح و مضطر ہوا
رحم خلاّقِ عالم کو آ ہی گیا درد بڑھتے ہی درد آشنا مل گیا
نام تحریر میں اُن کا جب آ گیا آئی آواز تب از قلم مرحبا
وجد میں دل بہ حبِ محمدؐ ہوا نعت لکھنے کا ہم کو صلہ مل گیا

نعت پاک

مرا دل درحقیقت اس گھڑی بس شادماں ہوگا
جبینِ شوق ہو گی اور ان کا آستاں ہوگا

مقدر ساتھ دے گا کاش اپنا ہم بھی جائیں گے
مدینے جانے والا قافلہ جس دم رواں ہو گا

یہی پہچان ہو گی نیک بندوں کی سرِ محشر
جبینِ بندگی پر ان کے سجدوں کا نشاں ہوگا

عزیزو جاں کنی کا وقت جب آ جائے گا اپنا
یہ کلمہ اس کا برحق لا الہ وردِ زباں ہوگا

ہماری داستانِ غم نہ سُنیئے گا ابھی ہم سے
نہ ہوں گے جب ہمارے غم کا افسانہ بیاں ہوگا

نعت پاک

اسلام کا جھنڈا ھے گڑا شہرِ نبی میں
اک نور کا ہے پھول کھلا شہرِ نبی میں

آتے ہیں زیارت کو فرشتے بھی شب و روز
پڑھتے ہیں درود آ کے سدا شہرِ نبی میں

جنّت ملے گی اُس کو یہ اپنا ہے عقیدہ
آئی ہے جس کی جا کے قضا شہرِ نبی میں

نعلینِ مبارک سے ملی عرش کو عظمت
بعد آنے کے معلوم ہوا شہرِ نبی میں

کر لے درِ اقدس پہ پہونچنے کی تو کوشش
ملتی ہے ہر مرض کی دوا شہرِ نبی میں

نعت پاک

دل کی ٹھنڈک مرے نبی تم ہو

میری آنکھوں کی روشنی تم ہو

زندگی کی بہار تم سے ہے

دل کے گلشن کی دل کشی تم ہو

زیست کی خاردار راہوں میں

صرف اور صرف یا نبی تم ہو

تم ہواؤں کا ایک جھونکا ہو

شاخِ نازُک کی نازُکی تم ہو

لُطف لیتی ہوں اور مچلتی ہوں

میرے جذبوں کی بے کلی تم ہو

نعت پاک

الٰہی دکھا دے دیارِ مدینہ
میں پلکوں سے چوموں غبارِ مدینہ

شب و روز آ کر ہیں دیتے سلامی
ملک جانتے ہیں وقارِ مدینہ

نہ کر شیخ تعریف باغِ ارم کی
گلوں سے بھی بہتر ہیں خارِ مدینہ

سفینہ بھنور میں پھنسا ہے ہمارا
کرم کیجئے تاج دارِ مدینہ

ابو بکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ و حیدرؓ
ہیں بے شک یہ سب جاں نثارِ مدینہ

نعت پاک

بس اک شہر نبی ہی وہ جگہ ہے
جہاں پر با ادب چلتی ہوا ہے
لگا یا دشمنوں کو بھی گلے سے
یہ آقا کے کرم کی انتہا ہے
نہیں ہے واسطہ دنیا سے کوئی
ہمیں تو بس نبی سے واسطہ ہے
یقیناً یہ مدینے سے ہے آئی
معطّر اتنی جو بادِ صبا ہے
الٰہی راشدہؔ بھی طیبہ جائے
مری بس تجھ سے اتنی التجا ہے

نعت پاک

تاج مانگے ہے کوئی تختِ سبا مانگے ہے
پر یہ دیوانہ محمدؐ کی رضا مانگے ہے

سبز گنبد کے مکیں آپ کا دیوانہ یہاں
کس طرح پہونچے مدینہ یہ دعا مانگے ہے

کفر و الحاد کی ظلمت بھری فضاؤں میں
عہدِ نو سیرتِ احمدؐ سے ضیاء مانگے ہے

مانگنے کا جو سلیقہ ہو تو خود ہی داتا
اپنے بندے سے یہ پوچھے کہ تو کیا مانگے ہے

دل کا آئینہ گناہوں کے دھندلکوں کے لئے
اے محمدؐ تری رحمت کی جلا مانگے ہے

نعت پاک

عشقِ سرکار میں آشفتہ سر اچھا لگا
قُبہِ عائشہ کا نوری وہ در اچھا لگا

بارشِ نور ہمہ وقت درِ اقدس پر
مجھکو مکےّ سے مدینہ کا سفر اچھا لگا

واقعی باعثِ تخلیقِ دو عالم ہیں حضورؐ
اُن کی چوکھٹ پہ یہ جھکتا ہوا سر اچھا لگا

روضۂ پاک پہ تابندہ ہے جو بدرِ مُنیر
اللہ اللہ وہ پُر نور قمر اچھا لگا

نعت پاک

حق کی محبوبیت کا نشاں آپ ہیں

وجہء تخلیقِ ہر دو جہاں آپ ہیں

آپ کے حُسن کی کیسے تعریف ہو

پیکرِ نور و آرامِ جاں آپ ہیں

وقتِ معراج روح الامیں سے کہا

میزباں ہے خدا میہماں آپ ہیں

کیوں نہ ذرّے مدینے کے پُرنور ہوں

جب مدینے میں خودضوفشاں آپ ہیں

گرمیء حشر کے خوف سے یا نبیؐ

فکر ہوگی ہر اِک کو کہاں آپ ہیں

نعت پاک

سرسبز ہیں شاداب ہیں اشجارِ مدینہ
ہر پھول میں ہے نکہتِ سرکارِ مدینہ

مجھکو بھی بلا لیجئے جلدی مرے آقا
مدّت سے مرا دل ہے طلبگارِ مدینہ

خاکِ درِ محبوب تو آنکھوں سے لگاؤ
واللہ نظر آئیں گے انوارِ مدینہ

طولِ غمِ ہجراں سے پریشان ہوں آقا
ہے صرف مداوا مرا دیدارِ مدینہ

بگڑی ہوئی تقدیر مری کیوں نہ سنور جائے
کر دیں جو کرم احمدؐ مختارِ مدینہ

نعت پاک

جہانِ یقیں ہیں مدینے کی گلیاں
بہشتِ زمیں ہیں مدینے کی گلیاں

ہر اِک گام پر نقشِ پائے نبیؐ ہیں
متاعِ جبیں ہیں مدینے کی گلیاں

وہاں مر کے بھی کوئی مرتا نہیں ہے
حیات آفریں ہیں مدینے کی گلیاں

یہ جی چاہتا ہے کہ چلتے رہیں بس
عجب دل نشیں ہیں مدینے کی گلیاں

چلیں سر کے بل کیوں نہ شہرِ نبی میں
مقدس تریں ہیں مدینے کی گلیاں

نعت پاک

معنبر معنبر ہوا اللہ اللہ

معطّر معطّر فضا اللہ اللہ

جہاں مانگیں شاہ و گدا اللہ اللہ

وہ سنگِ درِ مصطفٰے اللہ اللہ

ہے اُن کے تصوّر میں تاثیر ایسی

کہ لاکھوں بنے اولیا اللہ اللہ

ہمیشہ برستا ہے بارانِ رحمت

مدینے کی کالی گھٹا اللہ اللہ

سکوں قلبِ مضطر کو پہونچا رہی ہے

وہ باغِ اِرم کی ہوا اللہ اللہ

نعت پاک

بادِ صبا ادب سے بڑے احترام سے
کہنا مرا سلام رسولِ انام سے

وجہِ سکونِ قلب وجگر ہے یہ نامِ پاک
ہر ایک کو ہے پیار محمدؐ کے نام سے

میں تشنہ کامِ لذّتِ دیدار ہوں مگر
مجھکو ملے گی ساقیِ کوثر کے جام سے

صدیقؓ ہوں عمرؓ ہوں کہ عثمانؓ یا علیؓ
اسلام کی ہے شان صحابہ کرام سے

جانے نہ پائے ہاتھ سے دامانِ مصطفےٰ
مانگے ہے راشدہ یہی ربّ انام سے

نعت پاک

سکوں قلبِ مضطر کو پہونچا رہی ہے
مدینے سے بادِ صبا آ رہی ہے
فرشتوں میں یہ غل تھا معراج کی شب
اُٹھو ذاتِ خیر الوریٰ آ رہی ہے
ندامت سے خم ہے جبینِ عقیدت
نظر احتراماً جھکی جا رہی ہے
یہی آرزو ہے کہ پہونچوں مدینے
مشیعت جہاں نور برسا رہی ہے
نگاہِ کرم راشدہؔ پر بھی کر دیں
گناہوں کی یورش بڑھی جا رہی ہے

نعت پاک

اُجالا نور کا پھیلا شبستانِ محمدؐ سے
بہار آئی ہے دنیا میں گلستانِ محمدؐ سے

بروزِ حشر میری پُرسشِ اعمال جب ہوگی
اِشارہ مغفرت کا ہوگا دامانِ محمدؐ سے

نہ دنیا کام آئے گی نہ عُقبیٰ کا تصوّر ہی
بچایا جس نے دامن اپنا فرمانِ محمدؐ سے

ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ ہیں جاں نثاروں میں
یہ ہیں آگاہ بے شک عزّت و شانِ محمدؐ سے

یہ سچ ہے راشدہ کام آئے گی ایمان کی دولت
اِسے حاصل کرو دربانِ خاصانِ محمدؐ سے

نعت پاک

ماہتابِ رسالت مدینے میں ہے

بر بنائے شفاعت مدینے میں ہے

سارے عالم میں جس نے اُجالا کیا

ایسا نورِ ہدایت مدینے میں ہے

سارے نبیوں کی اقصیٰ کے گنبد تلے

جس نے کی ہے امامت مدینے میں ہے

مومنوں آؤ جلدی مدینے چلو

سارے عالم کی راحت مدینے میں ہے

نعت پاک

محبوبِ رب خیر البشر ہادی و رہبر آپ ہیں
فخرِ جہاں ختمِ رُسُل ساقیِ ء کوثر آپ ہیں

رب کی رضا کے واسطے فاقوں میں رہ کر جنگ کی
آئینہِ صبر و قناعت اور دلاور آپ ہیں

اس میں کوئی شک ہی نہیں کہتا ہے یہ پروردِگار
انسان کی بخشش کا باعث روزِ محشر آپ ہیں

روشن ہے یہ قرآن سے اور یہ مرا ایمان ہے
بے شک حبیبِ کبریا دنیا کے رہبر آپ ہیں

جن کے اِشارے پر ہوا شقّ القمر کا مُعجزہ
وہ تاجدارِ انبیا محبوبِ داور آپ ہیں

سلام

حُسینؑ آپ کی ہمّت کو اور وفا کو سلام
نبی کی آل کو اور ارض کربلا کو سلام

جوان بیٹے کی میّت لئے ہیں کاندھے پر
سلام صبرِ حُسینی کی انتہا کو سلام

گلے میں تیر ہے پیوست اور لبوں پہ ہنسی
سلام اصغرِ معصوم کی ادا کو سلام

یہ دیکھ کر کہ ہیں بازو کٹے دِلاور کے
مَلک بھی کرتے ہیں عبّاس کی وفا کو سلام

یزید تو نے جو چھینی ہے چادرِ زینب
حُسینؑ والے کریں کیوں نہ اس رِدا کو سلام

سلام

نرگس کی بات ہے نہ صنوبر کی بات ہے
گلزارِ فاطمہ کے گلِ تر کی بات ہے

تیغ و تبر کی بات نہ خنجر کی بات ہے
نوکِ سناں پہ تھا جو اسی سر کی بات ہے

اٹھی نظر فرات پہ تو چھا گیا سکوت
عباسِ نامدار کے تیور کی بات ہے

کڑیل جواں کی لاش اُٹھائے ہیں شاہِ دیں
پیری میں یہ تو ہمّتِ سرور کی بات ہے

وہ حر ملا کا تیر وہ بے شیر کا گلا
دستِ حسینؑ پر علی اصغر کی بات ہے

سلام

دیکھ تو شمرِ لعیں یہ حوصلہ شبیر کا
زیرِ خنجر بھی ہوا سجدہ ادا شبیر کا

کانپ اٹھی تھی زمیں حیرت میں تھا یہ آسماں
شمر نے جس وقت کاٹا تھا گلا شبیر کا

لاکھ عباسِ جری کے دونوں بازو کٹ گئے
پھر بھی دریا پر علم اونچا رہا شبیر کا

ہر طرف ذکر شہیدِ کربلا کی دھوم ہے
بج رہا ہے جگ میں ڈنکا جابہ جا شبیر کا

بھول کر تو کوئی بھی لیتا نہیں نامِ یزید
آج تک پڑھتی ہے دنیا مرثیہ شبیر کا

سلام

کربلا والوں کا ہے ہر سمت چرچا آج بھی
دل میں رکھتی ہے غمِ شبّیر دنیا آج بھی

صفحہءِ ہستی سے دیکھو مٹ گئے شمر و یزید
سب کو پیارا ہے محمدؐ کا نواسہ آج بھی

کوفیوں نے اس قدر ڈھائے ستم شبیر پر
جن کو سن کر کانپ اُٹھتا ہے کلیجہ آج بھی

بعیتِ فاسق نہ کی قربان حق پر ہو گئے
یہ بتاتا ہے محرّم کا مہینہ آج بھی

یاد تو ہوگا تجھے اے سرزمینِ کربلا
اصغرِ معصوم کا وہ مسکرانا آج ہے

سلام

ہر ذرّہ کربلا کا یہ کہتا ہے آج تک
شرمندہ میری پیاس سے دریا ہے آج تک

سبطِ نبیؐ کا قتل عجب سانحہ ہوا
ذکرِ حسینؑ خون رلاتا ہے آج تک

کربل میں یوں ہوا حق و باطل کا معرکہ
ایسا کبھی سنا ہے نہ دیکھا ہے آج تک

نامِ یزید صفحۂ ہستی سے مٹ گیا
لیکن میرے حسینؑ کا چرچہ ہے آج تک

گلزارِ فاطمہؑ کا ابھی تک ہر ایک پھول
صبر و رضا کی بو سے مہکتا ہے آج تک

سلام

پاسبانِ دین و ایماں ہیں حسینؑ
رہنمائے راہِ عرفاں ہیں حسینؑ

دینِ حق پر کر کے قرباں آل کو
اپنی قربانی پہ نازاں ہیں حسینؑ

بولیں زینب دیکھ لو جی بھر کے آج
ایک ہی دو پل کے مہماں ہیں حسینؑ

کیوں منائیں غم نہ اہلِ کائنات
غمگسارِ جن و انساں ہیں حسینؑ

ظالمانِ وقت تم کو کیا پتہ
دردِ مظلومی کا درماں ہیں حسینؑ

منقبت

ہر اک زائر یہی کہتا ہوا مستی میں آیا ہے
میرے سلطان عارف نے مجھے بھی تو بلایا ہے

محبت اور اخوت بھائی چارہ اور ہمدردی
ہمارے پیر مرشد نے سبھی کو یہ سکھایا ہے

کبھی مایوس ہو کے کوئی بھی لوٹا نہیں در سے
وہاں سے جو بھی آیا ہے وہ جھولی بھر کے لایا ہے

قلم میرا کہاں چلتا اگر ہوتا نہ فیض اُنکا
میرے مرشد نے مجھکو یہ ہنر بھی تو سکھایا ہے

کوئی سائل مئے عرفاں سے نہ محروم رہ جائے
ہر اک سائل کو جامِ معرفت بھر کر پلایا ہے

منقبت

محبت میں تری بڑی دلکشی ہے
میرے زندگی میں یہی اک خوشی ہے
تیری شان اعلیٰ خدا نے بنائی
اسی سے زمانے میں ہلچل مچی ہے
تیرے در سے خالی نہیں کوئی جاتا
سبھی کی مرادوں سے جھولی بھری ہے
ہمیشہ بلائیں مجھے اپنے در پر
مری ایک ادنیٰ سی خواہش یہی ہے
نگاہِ کرم اس پہ بھی ڈال لیجے
کہ کب سے کھڑی راشدہ عارفی ہے

منقبت

قسمت سے اگر جائیں کبھی آپ منجھگواں
عارف میاں کا فیض و کرم پائیں گے وہاں

میں نے تصوّرات میں ڈھونڈا جہاں جہاں
عارف میاں کو سامنے پایا وہاں وہاں

بے شک وہیں تو مسکنِ سارنگ شیخ ہے
اُن کا بھی فیض عام ہے ہر سو رواں دواں

میں لاکھ گنہگار خطا کار ہوں لیکن
تصویر آپ کی تو مرے دل میں ہے نہاں

لے لیجے راشدہؔ کو بھی اپنی پناہ میں
ایسا نہ ہو کہ موت ہی آ جائے ناگہاں

قطعہ

جب بھی بارہ وفات آتی ہے
لے کے رحمت کی رات آتی ہے
کیوں نہ رُک جائے گردشِ دوراں
جب محمدؐ کی بات آتی ہے

قطعہ

مرا ذوقِ جنوں یاروں میرے اس وقت کام آیا
لبوں پر جب کہ میرے ناگہاں مرشد کا نام آیا
عقیدت سے نگاہیں جھک گئیں تب راشدؔہ میری
جہاں پر جلوہ گاہِ پیر ہے جب وہ مقام آیا

قطعہ

خدمت میں اپنی ہمکو بلاتے نہیں ہیں کیوں
قدموں کا اپنے بوسہ دلاتے نہیں ہیں کیوں
دیکھے ہوئے جناب کو عرصہ گزر گیا
پھر ہم کو اپنا خواب دکھاتے نہیں ہیں کیوں

قطعہ

روٹھی قسمت کو اپنی بنانے چلیں
جائے اقدس پہ آنکھیں بچھانے چلیں
اُنکے کوچے کی خاکِ شفاء راشدہؔ
اپنے ماتھے پہ ہم بھی لگانے چلیں

قطعہ

ہیں میرے پیر جہاں کیا عجب نظارہ ہے

مراد مانگنے والوں کا وہ سہارا ہے

جو آئے موت مجھے تو وہیں میں مر جاؤں

تیری گلی میں ہی مرنا مجھے گوارہ ہے

قطعہ

رہبر کوئی ملے نہ کوئی کارواں ملے

منزل میری وہیں ہے مجھے وہ جہاں ملے

جاروب کش بنوں یہ عنایت ہو یا خدا

گر زندگی میں اُنکا مجھے آستاں ملے

قطعہ

درِ عارف پہ ہم نے فیض کا دریا رواں دیکھا
زمانے بھر کو مصروفِ طوافِ آستاں دیکھا
عجب دلکش سماں تھا زائروں کا بزمِ جاناں میں
یہ منظر اپنی آنکھو سے تو خود ہم نے وہاں دیکھا

قطعہ

کبھی بھی ہاتھ خالی وہ نہیں لوٹا حقیقت ہے
مرادیں اُسکی بر آئیں جو کوئی منجھگواں آیا
مری نظروں میں فوراً کھنچ کے نقشہ آ گیا جس دم
تصور کی حدوں میں جب تمہارا آستاں آیا

قطعہ

ستارے چاند اور مہرِ درخشاں
شفق شعلہ شرار و برق تاباں
یہ عرش و فرش ہر ذرّے سے دیکھو
ضیائے نورِ یزداں ہے نمایاں

قطعہ

زمیں ہوتی مخالف اور نہ برہم آسماں ہوتا
اگر اپنا بھی کوئی اس جہاں میں پاسباں ہوتا
دلی امید بر آتی ترے صحرا نوردوں کی
جبینِ شوق ہوتی اور تمہارا آستاں ہوتا

قطعہ

جھکا دو بس یہیں پہ سر یہی قبلہ یہی کعبہ
جبینِ بندگی محرومِ سنگِ آستاں کیوں ہو
جو رب اس کا ابھی تک راشدہ مجھ کو نہ مل پایا
زباں رکھتی ہو منہ میں پھر بھی اب تک بے زباں کیوں ہو

قطعہ

بتاؤ کچھ تو کہ آخر تمہیں ہوا کیا ہے
تمہاری آنکھوں میں اشکوں کی یہ نمی کیسی
ہزاروں سجدے بھی کرنے سے کچھ نہیں ہوتا
نہ ہو جو خوفِ خدا دل میں بندگی کیسی

قطعہ

یہ صدا زینب کی سُن کر رو دیا ہوگا فُرات
واسطہ تم کو لعینوں اصغرِ بے شیر کا
طالب و مطلوب کی باتیں تھی ورنہ بے گماں
کون تھا مدِّ مقابل شاہ کی شمشیر کا

قطعہ

چومنے آئی قدم بڑھ کے ہر اک موج فرات
لے کے مشکیزہ جو عباسِ دلاور نکلے
کیسے انسان تھے کھایا نہ ترس بچوں پر
اشقیا اپنے زمانے کے ستمگر نکلے

قطعہ

یہ عجیب تھی شہادت یہ عجب تھا شوقِ جنّت
کہ حسین ننہا اصغر بھی گلے یہ تیر کھائے
وہ چلے ہیں سوئے میداں جو حسن کی ہیں نشانی
کوئی کاش ان کو روکے کوئی ان کو جا بچائے

قطعہ

ہاتھ پر تھی لاشِ اصغر لب پہ تھا ذکرِ خدا
آپ کا ہی دل تھا جو لذّت کشِ آزار تھا
ہم تصور کر نہیں سکتے شبِ عاشور کا
آسماں تو ہی بتا جو ان کا حالِ زار تھا

قطعہ

یارب مئے عرفاں سے مدہوش مجھے کر دے
حاجت نہ رہے باقی پیمانہ و ساغر کی
جو غارِ حراء سے اک پیغامِ حسیں لایا
دل میں بسی ہے میرے صورت اسی دلبر کی

قطعہ

اُس دورِ جبر و ظلم و ستم میں تھے سرخرو
مجوب ہو کے رہ گئے اغیارِ کربلا
محبوب تھے وہ بندے خدا کے حبیب کے
نکلے جو بن کے مطلعِ انوارِ کربلا

قطعہ

آقا کے در پہ کاش یہ حاضر غلام ہو
آنکھوں میں اشک لب پہ درود و سلام ہو
پیغامِ حق تھا جب کہ مبارک زبان پر
کیوں کر نہ پھر زمانہ فدائے پیام ہو

قطعہ

ریاضِ خلد کی خواہش نہ جامِ کوثر کی
میری نظر میں ہمہ وقت بس مدینہ ہے
مجھے بھی کاش میسر ہو حج بیت اللہ
روانہ ہونے کو اس ماہ میں سفینہ ہے

قطعہ

یہی آرزو و حاصلِ بندگی ہے
میرا سر ہو اور آستانِ محمدؐ
ہمیں دیکھ کر یوں پکارے گا رضواں
اِدھر آئیں وارفتگانِ محمدؐ

قطعہ

آپ آئے تو دو عالم میں اجالا پھیلا
ظلمتِ کفر ہوئی رنگِ قضا آج کے دن
گر غریبوں کو کوئی مونس و غمخوار ملا
تو یتیموں کو ملا دستِ شفا آج کے دن

قطعہ

نہ عزت نہ حشمت نہ زر مانگے ہیں
دو عالم کے والی کا در مانگے ہیں
بصد انکساری مدینے پہونچ کر
نظر والے حُسنِ نظر مانگے ہیں

قطعہ

ہم بھی ترے محبوب کی اُمّت میں ہیں شامل
یا رب کرم ہے تیرا تو احسانِ محمدؐ
مخلوقِ خدا حشر میں اِترائی پھرے گی
آئے گا نظر جب رخِ تابانِ محمدؐ

قطعہ

شہرِ طیبہ میں جا دیکھئے
جلوۂ مصطفٰے دیکھئے
اک اشارے پہ انگشت کے
چاند شق ہو گیا دیکھئے

قطعہ

یقیناً جلوۂ گاہِ سید لولاک ہے طیبہ
وہاں کی سرزمیں عرشِ بریں معلوم ہوتی ہے
کوئی جب روضہء اطہر کا مجھ سے ذکر کرتا ہے
میری چشمِ تمنا آبگیں معلوم ہوتی ہے

قطعہ

سُن کر ترے مصائب کرب و بلا ہنوز
پلکوں کے بھیگنے کا چلن عام ہے حسینؓ
جس پر فریفتہ ہیں دل و جاں سے اہلِ فن
لا ریب تیری ذات ترا نام ہے حسینؓ

قطعہ

تاریخ دے رہی ہے شہادت اس امر کی
قربانیٔ حسینؓ ہوئی رائگاں کہاں
ہر دل پہ حکمراں ہے محبت حسینؓ کی
ملعون شمر تیرا ہے نام و نشاں کہاں

قطعہ

بُلاوہ موت کا میری اے لوگو
یہ لگتا ہے بظاہر آ گیا ہے
ذرا آ کر مجھے زم زم پلاؤ
کہ میرا وقتِ آخر آ گیا ہے

قطعہ

جو ہیں عارف میاں پیرِ طریقت
تو پھر دو جے کی ہم کو کیا ضرورت
مسلسل اُن کے ہی فضل و کرم سے
ملا ہم کو بھی ہے درسِ محبت

قطعہ

مفلسی میں بھی مجھے ملتا ہے شاہی کا مزہ
کس قدر تیرا کرم اے گردشِ افلاک ہے
ہے تصور میں سراپا میرے مرشد کا بسا
تجھ سے اب کیا واسطہ اے فہم اے ادراک ہے

قطعہ

دیکھ دیوانے ترے جوشِ جنوں میں آکر
سجدۂ شوق ترے در پہ ادا کرتے ہیں
ہم اگر بھول بھی جاتے ہیں نشانِ منزل
رہبری آپ کے نقشِ کفِ پا کرتے ہیں

قطعہ

خوشی ساتھ دے گی نہ غم ساتھ دے گا
بہر حال تیرا کرم ساتھ دے گا
کسی حال میں تیرا دامن نہ چھوٹے
یہی حوصلہ تا عدم ساتھ دے گا

قطعہ

مال و دولت نہ ہم کو مکاں چاہیئے
ہم کو بس آپ کا آستاں چاہیئے
جس کے پینے میں ہو معرفت کا مزہ
ایسی مۓ مجھ کو پیرِ مغاں چاہیئے

قطعہ

اس آس میں جیتی ہوں اندھیروں میں ابھی تک
اک روشنی ہے پردۂ ظلمات کے آگے
سب کچھ تو مجھے ان کے کرم ہی سے ملا ہے
کیا مانگتی میں اُن کی مراعات کے آگے

قطعہ

غم کو گلے لگائے بہت دن گزر گئے
اس دل کو مسکرائے بہت دن گزر گئے
یا رب ہماری کوئی گزارش قبول ہو
دستِ دعا اٹھائے بہت دن گزر گئے

قطعہ

ہر جگہ ہے جہاں تلاش کریں
ہم خدا کو کہاں تلاش کریں
گر پتہ ہو وہاں تلاش کریں
گمشدہ کو کہاں تلاش کریں

قطعہ

ابھی تو جلوہ گاہِ یار تک پہونچے نہیں موسیٰ
تجلّیِ جمالِ حسنِ جاناں کون دیکھے گا
ملا کرتا ہے جن کو فیض عارف آپ کے در سے
نہ وہ دیکھیں تو یہ ماہِ درخشاں کون دیکھے گا

قطعہ

عمرِ رواں کا ساتھ دیئے جا رہی ہوں میں
جب تک کہ زندگی ہے جیئے جا رہی ہوں میں
مانا کہ گنہگار ہوں پر اس کا غم نہیں
رحمت پہ اُس کی پھر بھی جیئے جا رہی ہوں میں

قطعہ

یہ ظلم و جور کی تو انتہا ہے
سرِ زینب سے جو چھینی رِدا ہے
کبھی دنیا نہ لے گی نام تیرا
یزید اب نام تیرا مٹ چکا ہے

قطعہ

بن گیا میرا جنوں خاصہ تماشہ دہر میں
دیکھنے والوں کو اک رنگیں نظارہ مل گیا
جب ہوئی چشمِ کرم گویا کہ دولت مل گئی
دورِ غربت میں بھی جینے کا سہارا مل گیا

قطعہ

ذوقِ نظارہ مدینے کی فضا مانگے ہے
شوقِ سجدہ درِ آقا کی دعا مانگے ہے
مالک ارض و سماں سے دلِ مضطر میرا
کچھ نہیں الفتِ آقا کے سوا مانگے ہے

قطعہ

گلستاں کے اجڑنے کا مجھے صدمہ نہیں کوئی
مجھے اس وقت کا غم ہے جو وقتِ امتحاں گزرا
جبینِ بندگی جس کے لئے بیتابِ سجدہ ہے
نظر سے آج تک ایسا نہ کوئی آستاں گزرا

قطعہ

نہ پوچھو ہم سے ان آنکھوں سے کتنا دیکھ لیتے ہیں
نظر پڑتی ہے قطرے پر تو دریا دیکھ لیتے ہیں
ہمارے امتحاں سے آپکو ہوگا نہ کچھ حاصل
ہمارا ظرف جتنا ہے ہم اتنا دیکھ لیتے ہیں

قطعہ

اُن میں ہر پیر جواں تھا گو دھنی شمشیر کا
سر کٹانا تھا کرشمہ کاتبِ تقدیر کا
کربلا میں کیا نہیں گزرا نظر کے سامنے
کتنا صابر دل تھا یارب زینبِ دلگیر کا

قطعہ

وہ سجدۂ امام تھا مقبولِ بارگاہ
جس کی مثال اور کوئی الاماں کہاں
دامانِ کربلا ہو کہ ہو دامنِ شفق
پہونچا لہو شہیدوں کا تیرے کہاں کہاں

قطعہ

کوئی سیراب ہے تو کوئی تشنہ کام ہے ساقی
نظامِ میکدہ اب مرضئ پیرِ مغاں میں ہے
چلے آئے ہیں دیوانے ہر اک جانب سے اس در پر
نہ جانے کیا کشش عارف تمہارے آستاں میں ہے

قطعہ

بتا دوں تمہیں منزل کی حد میری کہاں تک ہے
رسائی صرف میری اُن کے سنگِ آستاں تک ہے
ارے اوراشدہ تو خوابِ غفلت میں پڑی ہے کیوں
کہ یہ دنیا کی رنگینی فقط روحِ رواں تک ہے

قطعہ

اگر جائیں تو یوں جائیں کہ بن کر میہماں جائیں
کریں کچھ ایسی باتیں جو نہ مطلق رائگاں جائیں
نحیف و ناتواں ہوں یا الہٰی اتنی ہمت دے
تمنا ہے کہ ہم بھی سر کے بل تا آستاں جائیں

قطعہ

ملا ہے فیض ہمکو صرف عارف آپ کے در سے
نگاہوں سے تو گزرے ہیں نہ جانے آستاں کتنے
عبث ہے ناز ہمکو راشدہ وقتی بہاروں پر
خزاں نے کر دئے ویران آ کر گلستاں کتنے

قطعہ

چمن میں پھول میں دریا و آبشار میں ہے
ترا وجود ہی تو موسمِ بہار میں ہے
تمام صفتیں تیری ہیں اے مرے مالک
یہ ساری خلق تو بس تیرے اختیار میں ہے

قطعہ

صبر و رضا کی ایک ادا ہیں مرے علیؓ
انسانیت کی ایک صدا ہیں مرے علیؓ
راہِ خدا میں آپ نے سب کچھ لٹا دیا
وہ یوں ہی نہیں شیرِ خدا ہیں مرے علیؓ

قطعہ

بے سہاروں کے سہارے ہیں حسینؓ
فخر ہے ہم کو ہمارے ہیں حسینؓ
ہے زمینِ کربلا اس کی گواہ
حق کی دنیا کے ستارے ہیں حسینؓ

قطعہ

ظلمتوں میں وہ بن کر ضیاء آ گئے
دیکھئے وہ شہِ انبیاؑ آ گئے
میرا دل تو مدینے کی گلیوں میں تھا
آپ کیوں حضرتِ ناصحا آ گئے

قطعہ

راستے سارے پر خار ہیں یا نبیؐ
چند سانسیں بھی دشوار ہیں یا نبیؐ
پار بیڑا کریں راشدہؔ کا بھی اب
آپ نبیوں کے سردار ہیں یا نبیؐ

قطعہ

مرے سرکار کی شانِ کریمی
جہانِ دل میں اب کتنی خوشی ہے
اندھیرے تھے جہاں پر مُدّتوں سے
وہاں اب روشنی ہی روشنی ہے

قطعہ

ہر طرف ظلمتوں کے سائے تھے
کون اپنا تھا سب پرائے تھے
آمدِ مصطفےٰ ؐ سے دنیا میں
دیپ خوشیوں کے جگمگائے تھے

قطعہ

ہر طرف رحمتوں کی بارش ہے
ہر طرف شفقتوں کی بارش ہے
آپؐ کی شان آپؐ کی عظمت
ہر طرف برکتوں کی بارش ہے

قطعہ

میرے سرکارؐ کی دُہائی ہے
سر پہ بدلی دکھوں کی چھائی ہے
آپؐ ہی کا تو آسرا ٹھہرا
آپؐ ہی کی تو سب خدائی ہے

قطعہ

ہمارے پاس ہے صبر و رضا کی دولت بھی
حضور پاکؐ کی نظر کرم و شفقت بھی
خزانے دل کے بھرے ہیں غموں کے موتی سے
سخنوروں میں ملی ہے تمام عزّت بھی

قطعہ

چاند تاروں کے پار کی باتیں
وہ شب و روز یار کی باتیں
تا قیامت کرے گی بادِ صبا
با ادب ہو کے چار کی باتیں

قطعہ

حضرت علیؑ کی آنکھ کے تارے حسینؓ ہیں
ہندوستاں کو جان سے پیارے حسینؓ ہیں
بھگتے گا شمر وقتِ قیامت تو آنے دو
پیارے نبی کے بھی دلارے حسینؓ ہیں

قطعہ

اپنی بگڑی ہوئی تقدیر بنانے کے لئے
محفلِ پیر چلو چل کے سجائی جائے
آج پینا ہے وہاں پر مئے عرفان کے جام
زاہدِ خشک کو یہ بات بتائی جائے

قطعہ

قلب مضطر سکون پاتا ہے
جب بھی عارفؔ کی بات ہوتی ہے
نام مرشد کا لے کے سوتے ہیں
جب بھی تاریک رات ہوتی ہے

قطعہ

پیر مرشد کے آستاں جا کر
ہر مرادوں کا پھول کھلتا ہے
سن کے اُن کے مواعظِ حسنہ
دل کو بے حد سکون ملتا ہے

قطعہ

جو مدینے جا کے مر جائے
عاقبت کیوں نہ پھر سنور جائے
ہو نصیب اس کو جنت الماویٰ
قبر میں نور اُس کی بھر جائے

قطعہ

مُراد مانگنے والوں کی پوری ہوتی ہے
یہی تو چرچہ مرے اپنے ہم نواوں میں ہے
جسے جو مانگنا ہو مانگ لے بڑھا کے ہاتھ
قبولیت کا شرف پیر کی دعاؤں میں ہے

قطعہ

کام بگڑے ہوئے اُس کے بن ہی گئے
شاہ عارفؔ پہ جو بھی فدا ہو گیا
راشدہؔ تو بھی ہے پیر کی معتقد
اس لئے دیکھ تیرا بھلا ہو گیا

قطعہ

پیر مرشد کے آستانے پر
جائیے پورے احترام کے ساتھ
راشدہؔ جوڑیئے عقیدت سے
نام اپنا بھی اُن کے نام کے ساتھ

قطعہ

دل میں بس صرف ایک حسرت ہے
کاش ہم بھی مدینہ ہو آتے
راشدہؔ ہم بھی زندگی بھر کے
اپنے سارے گناہ دھو آتے

قطعہ

اے مرے پیر اے مرے مرشد
لاجواب اور بے مثال ہیں آپ
آپ کے حسن کی ہو کیا تعریف
کس قدر صاحبِ جمال ہیں آپ

قطعہ

پیر مرشد کے آستانے پر
آج میکش بہت سے آئے ہیں
بٹنے والی ہے پھر مئے عرفاں
اس لئے آس سب لگائے ہیں

قطعہ

تیری تعریف تو سارا زمانہ کرتا ہے
کیا نرالی ہے تیری شان اے مرے عارفؔ
مال و زر کی میری نظروں میں بھلا کیا قیمت
تجھ پہ تو جان بھی قربان اے مرے عارف

قطعہ

آپ کی جب سے مجھ پر نظر ہو گئی
میری ہر اک دعاء با اثر ہو گئی
راشدؔہ تیرے ہر کام بننے لگے
اُن کی نظرِ کرم اس قدر ہو گئی

نظم

آپ ہیں مختار عالم اے حضورؐ
آپ نے بخشا ہے دنیا بھر کو نور
آپ کی عظمت بیاں میں کیا کروں
اے امیرِ دو جہاں میں کیا کروں
تب کہا حضرت نے کہ فرمایئے
دل میں جو کچھ ہو اُسے کہہ ڈالئے
اپنے آقا سے یہی فریاد کی
رو کے اُس نے پیش یہ روداد کی
آپ ہیں اللہ کے پیارے رسولؐ
کیا کروں دل ہے مرا بیحد ملول

نظم

آپ محبوبِ خدا ہیں یا نبیؐ
اور حق کی بھی صدا ہیں یا نبیؐ
مفلسی ایسی کہ کپڑے تار تار
الاماں یہ رحمتِ پرور دِگار
سُن کے حضرت مسکرائے اور کہا
ہاتھ اوپر کو اُٹھائے اور کہا
آپ کا دل اس لئے رنجور ہے
دیکھئے وہ سامنے جو طور ہے
گر دعاء کو ہاتھ اُٹھ جائیں ابھی
طور یہ سونے کا ہو جائے ابھی

نظم

شہر مکّہ کے عجب دستور تھے
آدمی جتنے بھی تھے مغرور تھے
وہ وفا سے بھی تو کوسوں دور تھے
ظُلم ان کے ہر جگہ مشہور تھے
دفن کرتے تھے وہ زندہ لڑکیاں
قتل کر دیتے تھے اپنی بیٹیاں
رات دن بس میکشی کرتے تھے وہ
اور خدا سے بھی نہیں ڈرتے تھے وہ
کوئی تاجر بھی نہ آتا تھا وہاں
لوٹ لیتے تھے جو جاتا تھا وہاں

نظم

چلنا پھرنا بھی بہت دشوار تھا
ہر طرف کا راستہ پُر خار تھا
سب تھے جاہل علم سے انجان تھے
ایسا لگتا تھا سبھی نادان تھے
ایسے نازک وقت میں آئے نبیؐ
ابر رحمت بن کے پھر چھائے نبیؐ
ایک ہے سب کا خدا یہ جان لو
بت پرستی شرک ہے یہ مان لو
بس عبادت اک خدا کی ہی کرو
ہے یہ لازم کہ خدا سے تم ڈرو

نظم

تم ہو بندے اور وہ بندا نواز
اصل میں وہ ہے بڑا ہی کارساز
سُن کے یہ باتیں سبھی وہ تن گئے
آپکی وہ جاں کے دشمن بن گئے
چھوڑ کر مکّہ مدینے آ گئے
سب کو سیدھی راہ وہ دکھلا گئے
سادگی ہی زندگی تھی آپ کی
ہر طرف بس روشنی تھی آپ کی

نظم

واسطے سب کے دعاء کرتے تھے آپ
دشمنوں سے بھی وفا کرتے تھے آپ
آپ تھے انسانیت کی اک مثال
دشمنوں سے بھی نہ تھا کوئی ملال
آپ سے ملنے کو آیا اک بشر
اُس کے دل پر آپ کا تھا کچھ اثر
آپ کو دیکھا تو حیراں ہو گیا
وہ حصارِ غم میں جیسے کھو گیا
بھر کے آنسوں آنکھ میں کہنے لگا
اے میرے آقا محمد مصطفیٰؐ

نظم

پر نہیں اس کی ضرورت ہے مجھے
مفلسی سے ہی محبت ہے مجھے
ہے اگر دولت زیادہ جان لیں
جان کی دشمن ہے یہ پہچان لیں
اس سے جب آرام پا جائیں گے آپ
پھر خدا سے دور ہو جائیں گے آپ
مفلسوں کا ایک ہی ہتھیار ہے
دل شکستہ خلد کا حقدار ہے
جب بلاوا موت کا آئے مرا
خاتمہ با الخیر ہو میرے خدا

حرف آخر

قارئن سے استدعا ہے کہ مطالعے کے بعد والدہ مرحومہ کے حق میں دعائے خیر ضرور کریں۔

(لواحقین)

ह़र्फ़े-ए-आख़िर

क़ारईन से इस्तेदुआ़ है कि मुताअ़ले के बाद वाल्दा मरहूमा के हक़ में दुआए ख़ैर ज़रुर करें।

(लवाहक़ीन)

नज़्म

पर नहीं इसकी ज़रुरत है मुझे

मुफ़्लिसी से ही मुहब्बत है मुझे

है अगर दौलत ज़्यादा जान लें

जान की दुश्मन है ये पहचान लें

इस से जब आराम पा जायेंगे आप

फिर ख़ुदा से दूर हो जायेंगे आप

मुफ़्लिसों का एक ही हथियार है

दिल शिकश्ता खुल्द का हक़दार है

जब बुलावा मौत का आए मेरा

ख़त्मा बिल-ख़ैर हो मेरे ख़ुदा

नज़्म

वास्ते सब के दुआ करते थे आप

दुश्मनों से भी वफ़ा करते थे आप

आप थे इन्सानियत की इक मिसाल

दुश्मनों से भी न था कोई मलाल

आप से मिलने को आया इक बशर

उसके दिल पर आपका था कुछ असर

आपको देखा तो हैराँ हो गया

वह हिसार-ए-ग़म में जैसे खो गया

भर के आँसूं आँख में कहने लगा

अए मेरे आक़ा मुहम्मद मुस्तफ़ा

नज़्म

तुम हो बन्दे और वह बन्दा नवाज़

असल में वह है बड़ा ही कारसाज़

सुन के ये बातें सभी वह तन गये

आपकी वह जाँ के दुश्मन बन गये

छोड़कर मक्का मदीने आ गये

सब को सीधी राह वह दिखला गये

सादगी ही ज़िन्दगी थी आपकी

हर तरफ़ बस रोशनी थी आपकी

नज़्म

चलना फिरना भी बहुत दुश्वार था

हर तरफ़ का रास्ता पुरख़ार था

सब थे जाहिल इल्म से अंजान थे

ऐसा लगता था सभी नादान थे

ऐसे नाज़ुक वक्त में आए नबी

अब्र रहमत बन के फिर छाए नबी

एक है सब का ख़ुदाया जान लो

बुतपरस्ती शिर्क है ये मान लो

बस इबादत इक ख़ुदा की ही करो

है ये लाज़िम कि ख़ुदा से तुम डरो

नज़्म

शहर मक्का के अजब दस्तूर थे
आदमी जितने भी मग़रूर थे
वह वफ़ा से भी तो कोसों दूर थे
जुल्म उने हर जगह मशहूर थे
दफ़न करते थे वह जिन्दा लड़किया
क़त्ल कर देते थे अपनी बेटियाँ
रात दिन बस मयकशी करते थे वह
और खुदा से भी नहीं डरते थे वह
कोई ताजिर भी न आता था वहाँ
लूट लेते थे जो जाता था वहाँ

ऩज़्म

आप महबूब-ए-खुदा है या नबी

और हक़ की भी सदा हैं या नबी

मुफ्लिसी ऐसी कि कपड़े तार-तार

इल्लामाँ ये रहमत-ए-परवर दिगार

सुन के हज़रत मुस्कुराए और कहा

हाथ ऊपर को उठाए और कहा

आप का दिल इस लिए रन्जूर है

देखिए वह सामने जो तूर है

गर दुआ को हाथ उठ जाये अभी

तूर ये सोने का हो जाए अभी

नज़्म

आप हैं मुख़्तार आ़लम अए हुज़ूर

आपने बख़्शा है दुनिया भर को नूर

आपकी अज़मत बयाँ में क्या करूँ

अए अमीर दो जहाँ में क्या करूँ

तब कहा हज़रत ने कि फ़रमाया

दिल में जो कुछ उसे कहे डालिए

अपने आक़ा से यही फ़रियाद की

रोके उसने पेश ये रूदाद की

आप है अल्लाह के प्यारे रसूल

क्या करूँ दिल है मेरा बे-हद मुलूल

क़ता

तेरी ताअ़रीफ़ तो सारा ज़माना करता है
क्या निराली है तेरी शान अए मेरे आ़रिफ
माल-व-ज़र की मेरी नज़रों में भला क्या कीमत
तुझ पे तो जान भी कुर्बान अए मेरे आ़रिफ़

क़ता

आपकी जब से मुझ पर नज़र हो गई
मेरी हर इक दुआ बा-असर हो गई
राशिदा तेरी हर काम बनने लगे
उनकी नज़र-ए-करम इस क़दर हो गई

क़ता

अए मेरे पीर अए मेरे मुर्शिद

ला–जवाब और बे–मिसाल हैं आप

आपके हुस्न की हो क्या ताअ़रीफ़

किस क़दर साहिब–ए–जमाल है आप

क़ता

पीर मुर्शिद के आस्ताने पर

आज मयकश बहुत से आए हैं

बटने वाली है फिर मये इरफ़ाँ

इसलिए आस सब लगाए हैं

क़ता

पीर मुर्शिद के आस्ताने पर
जाईए पूरे एहतराम के साथ
राशिदा जोड़िये अक़ीदत से
नाम अपना भी उनके नाम के साथ

क़ता

दिल में बस एक़ हसरत है
काश ! हम भी मदीना हो आते
राशिदा हम भी ज़िन्दगी भर के
अपने सारे गुनाह धो आते

क़ता

मुराद माँगने वालों की पूरी होती है
यही तो चर्चा मेरे अपने हम नवाओं में है
जिसे जो माँगना हो माँग ले बढ़ा के हाथ
कुबूलियत का शर्फ़ पीर की दुवाओं में है

क़ता

काम बिगड़े हुए उसके बन ही गए
शाह आ़रिफ़ पे जो भी फ़िदा हो गया
राशिदा तू भी है पीर की मुअ़तक़द
इस लिए देख तेरा भला हो गया

क़ता

पीर मुर्शिद के आस्ताँ जाकर
हर मुरादों का फूल खिलता है
सुन के उनके मवाइज़-ए-हुस्ना
दिल को बे-हद सुकून मिलता है

क़ता

जो मदीने जाके मर जाए
आ़क़िबत क्यों न फिर सँवर जाए
हो नसीब इसको जन्नत-उल-माविया
क़ब्र में नूर उसकी भर जाए

क़ता

अपनी बिगड़ी हुई तक़दीर बनाने के लिए
महफ़िल-ए-पीर चलो चल के सजाई जाए
आज पीना है वहाँ पर मये-इरफ़ान के जाम
ज़ाहिद-ए-ख़ुश्क को ये बात बताई जाए

क़ता

क़ल्ब मुज़्तर सकून पाता है
जब भी आ़रिफ़ की बात होती है
नाम मुर्शिद का ले के सोते हैं
जब भी तारीक रात होती है

क़ता

चाँद तारों के पार की बातें
वह शब-व-रोज़ यार की बातें
ता-क्यामत करेगी बाद-ए-सबा
बा-अदब हो के वार की बातें

क़ता

हज़रत अली की आँख के तारे हुसैन हैं
हिन्दुस्ताँ को जान से प्यारे हुसैन हैं
भुगतेगा शिम्र वक्त-ए-क्यामत तो आने दो
प्यारे नबी के भी दुलारे हुसैन हैं

क़ता

मेरे सरकार की दुहाई है

सर पे बदली दुखों की छाई है

आप ही का तो आसरा ठहरा

आप ही की तो सब ख़ुदाई है

क़ता

हमारे पास है सब्र-व-रज़ा की दौलत भी

हुज़ूर पाक की नज़र करम-व-शफ़्क़त भी

ख़ज़ाने दिल के भरे हैं ग़मों के मोती से

सुख़नूरों में मिली है तमाम इ़ज़्ज़त भी

क़ता

हर तरफ़ जुल्मतों के साये थे

कौन अपना था सब पराये थे

आमद-ए-मुस्तफ़ा से दुनिया में

दीप ख़ुशियों के जगमगाये थे

क़ता

हर तरफ रहमतों की बारिश है

हर तरफ शफ़्क़तों की बारिश है

आप की शान आप की अज़मत

हर तरफ बरकतों की बारिश है

क़ता

रास्ते सारे पुरख़ार हैं या नबी

चन्द साँसे भी दुश्वार हैं या नबी

पार बेड़ा करें राशिदा का भी अब

आप नबियों के सरदार हैं या नबी

क़ता

मेरे सरकार की शान-ए-करीमी

जहान-ए-दिल में अब कितनी ख़ुशी है

अन्धेरे थे जहाँ पर मुद्दतों से

वहाँ अब रोशनी-ही-रोशनी है

क़ता

बे सहारों के सहारे हैं हुसैन

फ़ख़्र है हमको हमारे हैं हुसैन

है ज़मीन-ए-कर्बला इसकी गवाह

हक़ की दुनिया के सितारे हैं हुसैन

क़ता

ज़ुल्मतों में वह बनकर ज़िया आ गए

देखिए वह शह-ए-अम्बिया आ गये

मेरा दिल तो मदीने की गलियों में था

आप क्यों हज़रत-ए-नासिहा आ गए

क़ता

चमन में फूल में दरिया-व-आबशार में है
तेरा वजूद ही तो मौसम-ए-बहार में है
तमाम सिफ़्तें तेरी है अए मेरे मालिक
ये सारी ख़ल्क तो बस तेरे इख़्तियार में है

क़ता

सब्र-व-रज़ा की एक अदा हैं मेरे अली
इन्सानियत की एक सदा है मेरे अली
राह-ए-ख़ुदा में आपने सब कुछ लुटा दिया
वह यूँ ही नहीं शेर-ए-ख़ुदा है मेरे अली

क़ता

अगर जाएँ तो यूँ जाएँ कि बनकर मेहमाँ जाएँ
करें कुछ ऐसी बातें जो न मुतलक़ रायगाँ जाएँ
नहीफ़-व-नातवाँ हूँ या इलाही इतनी हिम्मत दे
तमन्ना है कि हम भी सर के बल ता आस्ताँ जाएँ

क़ता

मिला है फ़ैज़ हमको सिर्फ़ आरिफ़ आपके दर से
निगाहों से तो गुज़रे हैं न जाने आस्ताँ कितने
अबस है नाज़ हमको राशिदा वक़्ती बहारों पर
ख़िज़ाँ ने कर दिए वीरान आकर गुलिस्ताँ कितने

क़ता

कोई सैराब है तो कोई तश्ना काम है साक़ी
निज़ाम-ए-मयक़दा अब मरज़ई पीर-ए-मग़ाँ में है
चले आए हैं दीवाने हर इक जानिब से इस दर पर
न जाने क्या कशिश आ़रिफ़ तुम्हारे आस्ताँ में है

क़ता

बता दूँ तुम्हे मन्ज़िल की हद मेरी कहाँ तक है
रसांई सिर्फ मेरी उनके संग-ए-आस्ताँ तक है
अरे वो राशिदा तू ख़्वाब-ए-ग़फ़्लत में पड़ी है क्यों
कि ये दुनिया की रंगीनी फ़क्त रुह-ए-रवाँ तक है

क़ता

उनमें हर पीर जवाँ था गोधनी शमशीर का

सर कटाना था करिश्मा कातिब-ए-तक़दीर का

कर्बला में क्या नहीं गुज़रा नज़र के सामने

कितना साबिर दिल था रब ज़ैनब-ए-दिलगीर का

क़ता

वह सजदा-ए-इमाम था मक़बूल-ए-बारगाह

जिस की मिसाल और कोई इल्लामाँ कहाँ

दामान-ए-कर्बला हो कि हो दामन-ए-शफ़क़

पहुँचा लहू शहीदों का तेरे कहाँ-कहाँ

क़ता

गुलिस्ताँ के उजड़ने का मुझे सदमा नहीं कोई
मुझे इस वक्त का ग़म है जो वक्त-ए-इम्तेहाँ गुज़रा
जबीन-ए-बन्दगी जिस के लिए बेताब-ए-सजदा है
नज़र से आज तक ऐसा न कोई आस्ताँ गुज़रा

क़ता

न पूछो हमसे इन आँखों से कितना देख लेते हैं
नज़र पड़ती है क़तरे पर तो दरिया देख लेते हैं
हमारे उम्तेहाँ से आपको होगा न कुछ हासिल
हमारा ज़र्फ़ जितना है हम इतना देख लेते हैं

क़ता

बन गया जुनूँ ख़ासा नमाशा दहर में

देखने वालों को इक रंगें नज़्ज़ारा मिल गया

जब हुई चश्मे करम गोया कि दौलत मिल गई

दौर-ए-गुरबत में भी जीने का सहारा मिल गया

क़ता

ज़ौक़-ए-नज़्ज़ारा मदीने की फ़िज़ा माँगे हैं

शौक़-ए-सजदा दरे आक़ा की दुआ माँगे हैं

मालिक अर्ज-व-समाँ से दिल मुज़्तर मेरा

कुछ नहीं उल्फ़त-ए-आक़ा के सिवा माँगे हैं

क़ता

उमर-ए-रवाँ का साथ दिये जा रही हूँ मैं

जब तक कि ज़िन्दगी है जिये जा रही हूँ मैं

माना कि गुनहगार हूँ पर उस का ग़म नहीं

रहमत पे उसक फिर भी जिये जा रही हू मैं

क़ता

बे जुल्म-व-जोर की तू इन्तेहा है

सर-ए-ज़ैनब से जो छीनी रिदा है

कभी दुनिया न लेगी नाम तेरा

यज़ीद अब नाम तेरा मिट चुका है

क़ता

हर जगह है जहाँ तलाश करें

हम ख़ुदा को कहाँ तलाश करें

गर पता हो वहाँ तलाश करें

गुमशुदा को कहाँ तलाश करें

क़ता

अभी तो जलवा गाह-ए-यार तक पहुँचे नही मूसा

तजल्ली-ए-जमाले हुस्ने जानाँ कौन देखेगा

मिला करता है जिनको फ़ैज़ आ़रिफ आप के दर से

न वह वह देखे तो ये माह-ए-दरख़्शाँ कौन देखेगा

क़ता

इस आस में जीती हूँ अन्धेरों में अभी तक
इक रोशनी है परदा-ए-ज़ुल्मात के आगे
सब कुछ तो मुझे उनके करम ही से मिला है
क्या माँगती मैं उनकी मेरा आ़त के आगे

क़ता

ग़म को गले लगाए बहुत दिन गुज़र गये
इस दिल को मुस्कुराये बहुत दिन गुज़र गये
या रब हमारी कोई गुजारिश कुबूल हो
दस्त-ए-दुआ उठाये बहुत दिन गुज़र गये

क़ता

ख़ुशी साथ देगी न ग़म साथ देगा

बहरहाल तेरा करम साथ देगा

किसी हाल में तेरा दामन न छूटे

यही हौसला ता अदम साथ देगा

क़ता

माल-व-दौलत न हम को मकाँ चाहिए

हमको बस आपका आस्ताँ चाहिए

जिस के पीने में हो मअ़रिफ़त का मज़ा

ऐसी मये मुझको पीर-ए-मग़ाँ चाहिए

क़ता

मुफ़्लिसी में भी मुझे मिलता है शाही का मज़ा
किस क़दर तेरा करम अए गर्दिश-ए-अफ़लाक है
है तसव्वुर में सरापा मेरे मुर्शिद का बसा
तुझ से अब क्या वास्ता अए फ़हम अए इदराक है

क़ता

देख दीवाना तेरे जोश-ए-जुनूँ में आकर
सजदा शौक़ तेरे दर पे अदा करते हैं
हम अगर भूल भी जाते हैं निशान-ए-मन्ज़िल
रहबरी आप के नक्शे कफ़े पा-करते हैं

क़ता

बुलावा मौत का मेरी अए लोगो
ये लगता है ब-ज़ाहिर आ गया है
ज़रा आकर मुझे ज़म-ज़म पिलाओ
कर मेरा वक्त-ए-आख़िर आ गया

क़ता

जो है आ़रिफ़ मियाँ पीर-ए-तरीक़त
तो फिर दूजे कि हमको क्या ज़रुरत
मुसल-सल उनके ही फ़ज़्ल-व-करम से
मिला हमको भी है दर्स-ए-मुहब्बत

क़ता

सुन की तेरे मुसाइब कुर्ब-व-बला हुनूज़
पलकों के भीगने का चलन आ़म है हुसैन
जिस पर फ़रीफ़्ता हैं दिल-व-जाँ से अहले फ़न
ला रैब तेरी ज़ात तेरा नाम है हुसैन

क़ता

तारीख़ दे रही है शहादत इस अम्र की
कुरबानी-ए-हुसैन हुई राइगाँ कहाँ
हर दिल पे हुक्मराँ है मुहब्बत हुसैन की
मलऊन शिम्र तेरा है नाम-व-निशाँ कहाँ

क़ता

शहर-ए-तैबा में जा देखिए

जलवा-ए-मुस्तफ़ा देखिए

इक इशारे पे अन्गश्त के

चाँद शक़ हो गया देखिए

क़ता

यक़ीनन जलवा गाहे सय्यद लौलाक है तय्यबा

वहाँ की सरज़मीन अर्श-ए-बरीं माअ़लूम होती है

कोई जब रौज़ा-ए-अतहर का मुझसे ज़िक्र करता है

मेरी चश्म-ए-तमन्नस आबगीं माअ़लूम होती है

क़ता

न इज़्ज़त न हशमत न ज़र माँगे है

दो आ़लम के वाली का दर माँगे हैं

बसद इंकसारी मदीने पहुँच कर

नज़र वाले हुसैन-ए-नज़र माँगे हैं

क़ता

हम भी तेरे महबूब की उम्मत में हैं शामिल

या रब करम है तेरा तो एहसान-ए-मुहम्मद

मख़लूक़-ए-ख़ुदा हशर में इतराई फिरेगी

आएगा नज़र जब रुख़े ताबान-ए-मुहम्मद

क़ता

यही आरज़ू-व-हासिल बन्दगी है
मेरा सर हो और आस्तान-ए-मुहम्मद
हमें देख कर यूँ पुकारेगा रिज़्वाँ
इधर आयें वारफ़्तिगान-ए-मुहम्मद

क़ता

आप आए तो दो आ़लम में उजाला फैला
जुल्मत-ए-कुफ्र हुई रंगे आज के दिन
गर ग़रीबों को कोई मोनिस व अ़मख़्वार मिला
तू यतीमों को मिला दस्त-ए-शिफ़ा आज के दिन

क़ता

आक़ा के दर पे काश ये हाज़िर ग़ुलाम हो

आँखों में अश्क लब पे दरूद–व–सलाम हो

पैग़ाम–ए–हक़ था जब कि मुबारक ज़बान पर

क्यों कर न फिर ज़माना फ़िदा–ए–पयाम हो

क़ता

रियाज़ ख़ुल्द की ख़्वाहिश न जाम–ए–कौसर की

मेरी नज़र में हमा–वक्त बस मदीना है

मुझको भी काश मयस्सर हो हजे बैतुल्लाह

रवाना होने को इस माह में सफ़ीना है

क़ता

या रब मये इरफ़ाँ से मदहोश मुझे कर दे
हाजत न रहे बाक़ी पैमाना-व-साग़र की
जो ग़ार-ए-हिरा से इक पैग़ाम-ए-हुसैन लाया
दिल में बसी है मेरे सूरत उसी दिलबर की

क़ता

उस दौरे जबर-व-जुल्म व सितम में थे सुरख़ुरू
महजूब हो के रह गए अग़्यार-ए-कर्बला
महबूब थे वह बन्दे ख़ुदा के हबीब के
निकले जो बन के मतलअ़े अनवार-ए-कर्बला

क़ता

ये अ़जब थी शहादत ये अ़जब था शौक़-ए-जन्नत

कि हुसैन नन्हा असग़र भी गले ये तीर खाए

वह चले है सूए मैदाँ जो हसन की हैं निशानी

कोई काश उनको रोके कोई उनको जा बचाए

क़ता

हाथ पर थी लाश-ए-असग़र लब पे था ज़िक्र-ए-ख़ुदा

आप का ही दिल था जो लज़्ज़त कश-ए-आज़ार था

हम तसव्वुर कर नहीं सकते शब-ए-आशुरा का

आस्माँ तू ही बता जो उन का हाल-ए-ज़ार था

क़ता

ये सदा ज़ैनब की सुन कर रो दिया होगा फुरात

दास्ता तुम को लअ़ईनों असग़रे बे शीर का

तालिब-व-मतलूब की बातें थी वरना बे-गुमाँ

कौन था मद्दे मुक़ाबिल शाह की शमशीर का

क़ता

चूमने आई क़दम बढ़ के हर इक मौज फुरात

ले के मशकीज़ा जो अब्बासे दिलावर निकले

कैसे इन्सान थे खाया न तरस बच्चों पर

अशक़िया अपने ज़माने के सितमगर निकले

क़ता

झुका दो बस यहीं पे सर यहीं क़िबला यहीं काअ़बा
जबीने बन्दगी महरुम संगे आस्ताँ क्यों हो
जो रब उस का अभी तक राशिदा मुझको न मिल पाया
ज़बाँ रखती हो मुँह में फिर भी अब तक बे-ज़बाँ क्यों हो

क़ता

बताओ कुछ तो कि आख़िर तुम्हे हुआ क्या है
तुम्हारी आँखों में अश्कों की ये नमी कैसी
हज़ारों सजदे भी करने से कुछ नहीं होता
न हो जो ख़ौफ़-ए-ख़ुदा दिल में बन्दगी कैसी

क़ता

सितारे चाँद और महर-ए-दरख़्शाँ

शफ़क़ शोला शरार-व-बरके ताबाँ

ये अर्श-व-फ़र्श हर ज़र्रे से देखो

ज़ियाए नूरे यज़्दाँ है नुमायाँ

क़ता

ज़मीन होती मुख़ालिफ़ और न बरहम आसमाँ होता

अगर अपना भी कोई इस जहाँ में पास्बाँ होता

दिली-उम्मीद बर-आती तेरी सहरा नूर-दों की

जबीने शौक़ होती और तुम्हारा आस्ताँ होता

क़ता

दर-ए-आ़रिफ़ पे हम ने फ़ैज़ दरिया रवाँ देखा
ज़माने भर को मसरूफ़े तवाफ़े आस्ताँ देखा
अजब दिलकश समाँ था ज़ायरों का बज़्म-ए-जाना में
ये मन्ज़र अपनी आँखों से तो ख़ुद हम ने वहाँ देखा

क़ता

कभी-कभी हाथ ख़ाली वह नहीं लौटा हक़ीक़त है
मुरादें उसकी बर-आयीं जो कोई मंझगवाँ आया
मेरी नज़रों में फ़ौरन खिंच के नक्शा आ गया जिस दम
तसव्वुर की हदों में जब तुम्हारा आस्ताँ आया

क़ता

है मेरे पीर जहाँ क्या अजब नज़्ज़ारा है
मुराद माँगने वालों का वह सहारा है
जो आए मौत मुझे तो वहीं मैं मर जाऊँ
तेरी गली में ही मरना मुझे गवारा है

क़ता

रहबर कोई मिले न कोई कारवाँ मिले
मन्ज़िल मेरी वहीं है मुझे वह जहाँ मिले
जा रौबे कश बनूँ ये इनायत हो या ख़ुदा
गर ज़िन्दगी में उनका मुझे आस्ताँ मिले

क़ता

ख़िदमत में अपनी हमको बुलाते नहीं हैं क्यों
क्दमों का अपने बोसा दिलाते नहीं है क्यों
देखिए हुए जनाब को अरसा गुज़र गया
फिर हम को अपना ख़्वाब दिखाते नहीं है क्यों

क़ता

रूठी क़िस्मत को अपनी बनाने चलें
जाए अक्दस पे आँखे बचाने चले
उनके कूचे की ख़ाके शिफ़ा राशिदा
अपने माथे पे हम भी लगाने चलें

क़ता

जब भी बारा–वफ़ात आती है

ले के रहमत की रात आती है

क्यों न रुक जाए गर्दिश–ए–दौराँ

जब मुहम्मद की बात आती है

क़ता

मेरा ज़ौक़–ए–जनूँ मेरे इस वक्त काम आया

लबों पर जबकि मेरे ना–गहाँ मुर्शिद का नाम आया

अक़ीदत से निगाहें झुक गईं तब राशिदा मेरी

जहाँ पर जलवा गाहे पीर है जब वह मुक़ाम आया

मनक़बत

क़िस्मत से अगर जाएँ कभी आप मंझगवाँ

आरिफ़ मियाँ का फ़ैज़-व-करम पाएँगे वहाँ

मैंने तसव्वुरात में ढूढ़ा जहाँ-जहाँ

आरिफ़ मियाँ को सामने पाया वहाँ-वहाँ

बेशक वहीं तो मस्कन-ए-सारंग शेख़ है

उनका भी फ़ैज़ आम है हरसू रवाँ-रवाँ

मैं लाख गुनहगार ख़ताकार हूँ लेकिन

तस्वीर आपकी तो मेरे दिल में है निहाँ

ले लीजे राशिदा को भी अपनी पनाह में

ऐसा न हो कि मौत ही आ जाए न गहाँ

मनक़बत

मुहब्बत में तेरी बड़ी दिलकशी है
मेरे ज़िन्जगी में यही इक ख़ुशी है

तेरी शान-ए-आ़ला ख़ुदा ने बनाई
इसी से ज़माने में हलचल मची है

तेरे दर से ख़ाली नहीं कोई जाता
सभी की मुरादों से झोली भरी है

हमेशा बुलाएँ मुझे अपने दर पे
मेरी एक अदना सी ख़्वाहिश यही है

निगाहे करम इस पे भी डाल लीजे
कि कब से खड़ी राशिदा आ़रफ़ी है

मनक़बत

हर इक ज़ायर कहता हुआ मस्ती में आया है

मेरे सुल्तान आरिफ ने मुझे भी तो बुलाया है

मुहब्बत और अख़्वत भाई-चारा और हमदर्दी

हमारे पीर-ए-मुर्शिद ने सभी को ये सिखाया है

कभी मायूस हो के कोई भी लौटा नहीं दर से

वहाँ से जो भी आया है वह झोली भर के लाया है

क़लम मेरा कहाँ चलता अगर होता न फ़ैज़ उनका

मेरे मुर्शिद ने मुझको ये हुनर भी तो सिखाया है

कोई साइल मये इरफ़ाँ से न महरुम रह जाए

हर इक साइल को जामे मअ़रफ़त भर कर पिलाया है

सलाम

पासबाने दीन-व-ईमान है हुसैन

रहनुमाए राहे इरफ़ाँ हैं हुसैन

दीने हक़ पर कर के कुर्बां आल को

अपनी कुर्बानी पे नाज़ाँ है हुसैन

बोलें ज़ैनब देख लो जी भर के आज

एक ही दो पल के मेहमँ है हुसैन

क्यों मनाएँ ग़म न अहले कायनात

ग़मगसारे जिन्न-व-इन्सान हैं हुसैन

ज़ालिमाने वक्त तुम को क्या पता

दर्दे मज़लूमी का दर माँ है हुसैन

सलाम

हर ज़र्रा कर्बला का ये कहता है आज तक

शर्मिन्दा मेरी प्यास से दरिया है आज तक

सिब्त-ए-नबी का क़त्ल अ़जब सान्हा हुआ

ज़िक्रे हुसैन ख़ून रुलाता है आज तक

कर्बल में यूँ हवा हक़ व बातिल का मअ़र कि

ऐसा कभी सुना है न देखा है आज तक

नामे यज़ीद सफ़हाए हस्ती से मिट गया

लेकिन मेरे हुसैन का चर्चा है आज तक

गुलज़ारे फतिमा का अभी तक हर एक फ़ूल

सब्र-व-रजा की बू से महकता है आज तक

सलाम

कर्बला वालों का है हर सिम्त चर्चा आज भी
दिल में रखती है ग़मे शब्बीर दुनिया आज भी

सफ़हए हस्ती से देखो मिट गए शिम्र व यज़ीद
सब को प्यारा है मुहम्मद का नवासा आज भी

कोफ़ियों ने इस क़दर ढहाये सितम शब्बीर पर
जिन को सुन कर काँप उठता है कलेजा आज भी

बय्यते फ़ासिक़ न की क़ुर्बान हक़ पर हो गए
ये बताता है मुहर्रम का महीना आज भी

याद तो होगा तुझे अए सरज़मीने कर्बला
असग़रे माअ़सूम का वह मुस्कराना आज है

सलाम

देख तो शिम्र लअ़ी ये हौसला शब्बीर का
ज़ेरे ख़न्जर भी हुआ सजदा अदा शब्बीर का

काँप उी थी ज़मीं हैरत में था ये आसमाँ
शिम्र ने जिस वक़्त काटा था गला शब्बीर का

लाख अब्बासे जरी के दोनों बाजू कट गये
फिर भी दरिया पर अलम ऊँचा रहा शब्बीर का

हर तरफ ज़िक्र शहीदे कर्बला की धूम है
बज रहा है जग में डँका जा-बजा शब्बीर का

भूल कर तो कोई भी लेता नहीं नामें यज़ीद
आज तक पढ़ती है दुनिया मर्सिया शब्बीर का

सलाम

नर्गिस की बात है न सनोबर की बात है
गुलज़ारे फ़ातिमा के गुले तर की बात है

तेग़ व तब्र की बात न ख़न्जर की बात है
नोके सनाँ पे था जो इसी सर की बात है

उठी नज़र फुरात पे तो छा गया सकूत
अब्बासे नामदार के तेवर की बात है

कटील जवाँ की लाश उठाए है शाहे दी
पीरी में ये तो हिम्मते सरवर की बात है

वह हिरमिला का तीर वह बे शीर का गला
वस्ते हुसैन पर अली असग़र की बात है

सलाम

हुसैन आप की हिम्मत को और वफ़ा को सलाम

नबी की आल को और आरिज़े कर्बला को सलाम

जो इन बेटे की मय्यत लिए है कान्धे पर

सलाम सब्रे हुसैनी की इन्तेहा को सलाम

गले में तेरे है पैवस्त और लबों पे हँसी

सलाम असगरे माअ़सूम की अदा को सलाम

ये देख कर कि है बाज़ू कटे दिलावर के

मालिक भी करते है अब्बास की वफ़ा को सलाम

यज़ीद तूने जो ेनी है चादर-ए-ज़ैनब

हुसैन वाले करें क्यों न इस रिदा को सलाम

नाअ़त-ए-पाक

महबूब रब ख़ैरुल-बशर हादी व रहबर आप हैं

फ़ख़रे जहाँ ख़त्मे रुसुल साक़ीए कौसर आप हैं

रब की रज़ा के वास्ते फ़ाक़ों में रह कर जंग की

आईनए सब्र व क़िनायत और दिलावर आप हैं

इस में कोई शक ही नहीं कहता है ये परवर दिगार

इन्सान की बख़्शिश को बाअ़स रोज-ए-महशर आप हैं

रौशन है ये कुरआन से और ये मेरा ईमान है

बेशक हबीबे किब्रिया दुनिया के रहबर आप हैं

जिन के इशारे पर हुआ शक्क़-उल-क़मर का मोजिज़ा

वह ताजदार-ए-अम्बिया महबूबे दावर आप हैं

नाअ़त-ए-पाक

माहताब-ए-रिसालत मदीने में है

बर बनाए शफ़ाअ़त मदीने में है

सारे आलम में जिस ने उजाला किया

ऐसा नूर-ए-हिदायत मदीने में है

सारे नबियों की अक्सा के गुम्बद तले

जिस ने की है इमामत मदीने में है

मोमिनों आओ जल्दी मदीने चलो

सारे आलम की राहत मदीने में है

नाअ़त-ए-पाक

उजाला नूर का फैला सबिस्तान-ए-मुहम्मद से

बहारे आई है दुनिया में गुलिस्तान-ए-मुहम्मद से

बरोजे हश्र मेरी पुरसिशे अ़माल जब होगी

इशारा मग़फिरत का होगा दामान-ए-मुहम्मद से

न दुनिया काम आएगी न उबक़ा का तसव्वर ही

बचाया जिस ने दामन अपना फरमान-ए-मुहम्मद से

अबू बक्र व उमर उसमान अली है जाँ निसारों में

ये हैं आगाह बेशक इ़ज़्ज़त व शान-ए-मुहम्मद से

ये सच है राशिदा काम आएगी ईमान की दौलत

इसे हासिल करो दरबाने ख़ासान-ए-मुहम्मद से

नाअ़त-ए-पाक

सुकूँ कल्बे मुज़तर को पहुँचा रही है

मदीने से बादे सबा आ रही है

फरिश्तों में ये गुल था मेराज की शब

उठो ज़ाते ख़ैरुल-वरा आ रही है

निदामत से ख़म है जबीने अक़ीदत

नज़र एहतरामन झुकी जा रही है

यही आरज़ू है कि पहुँचों मदीने

मशीअ़त जहाँ नूर बरसा रही है

निगाहे करम राशिदा पर भी कर दें

गुनाहों की यूरश बढ़ी जा रही है

नाअ़त-ए-पाक

बादे सबा अदब़ बड़े एहतराम से

कहना मेरा सलाम रसूले इनाम से

वजहे सुकून-ए-क़ल्ब व जिगर ये नामे पाक

हर इक को है प्यार मुहम्मद के नाम से

मैं तशना कामे लज़्ज़त दीदार हूँ मगर

मुझको मिलेगी साक़ीए कौसर के जाम से

सिद्दीक़ हों उमर हों कि उसमान या अली

इस्लाम की है शान सहाबा कराम से

जाने न पाए हाथ से दामान-ए-मुस्तफ़ा

माँगे है राशिदा यही रब्बे इनाम से

नाअ़त-ए-पाक

मुअ़म्बर मुअ़म्बर हुआ अल्लाह अल्लाह

मुअ़त्तर मुअ़त्तर फ़िज़ा अल्लाह अल्लाह

जहाँ माँगें शाह व गदा अल्लाह अल्लाह

वह संगे दरे मुस्तफ़ा अल्लाह अल्लाह

है उन के तसव्वर में तासीर ऐसी

कि लाखों बने औलिया अल्लाह अल्लाह

हमेशा बरसता है बारान-ए-रहमत

मदीने की काली घटा अल्लाह अल्लाह

सकूँ क़ल्बे मुज़तर को पहुँचा रही है

वह बाग़-ए-इरम की हवा अल्लाह अल्लाह

नाअ़त-ए-पाक

जहाँने-यक़ीन हैं मदीने की गलियाँ

बहिश्ते ज़मीन हैं मदीने की गलियाँ

हर इक गाम पर नक्शे पाये नबी हैं

मिताऐ जबीं है मदीने की गलियाँ

वहाँ मर के भी कोई मरता नहीं है

हयात आफरीं मदीने की गलियाँ

ये जी चाहता है कि चलते रहें बस

अजब दिल नशीं हैं मदीने की गलियाँ

चलें सर के बल क्यों न शहर-ए-नबी में

मुकद्दस तरीं हैं मदीने की गलियाँ

नाअ़त-ए-पाक

सर सब्ज़ हैं शादाब हैं अश्जार-ए-मदीना

हर फूल में है निकहते सरकार-ए-मदीना

मुझको भी बुला लीजिए जल्दी मेरे आक़ा

मुद्दत से मेरा दिल है तलबगार-ए-मदीना

ख़ाके दरे महबूब तो आँखों से लगाओ

वल्लाह नज़र आयेंगे अनवार-ए-मदीना

तूले ग़मे हिजराँ से परेशान हूँ आक़ा

है सिर्फ मदावा मेरा दीदार-ए-मदीना

बिगड़ी हुई तक़दीर मेरी क्यों न सँवर जाए

कर दें जो करम अहमदे मुख़्तार-ए-मदीना।

नाअ़त-ए-पाक

हक़ की महबूबियत का निशाँ आप हैं

वजहे तख़लीक़ हर दो जहाँ आप हैं

आप के हुश्न की कैसे तारीफ हो

पैकरे नूर व आरामे जाँ आप हैं

वक्ते मेराज रूहूल-अमीन से कहा

मेजबाँ है खुदा मेहमाँ आप हैं

क्यों न ज़र्रे मदीने के पुरनूर हों

जब मदीने में खुदज़ोफ़शाँ आप हैं

गर्मिये हशर के ख़ौफ से या नबी

फ़िक्र होगी हर इक को कहाँ आप हैं

नाअ़त-ए-पाक

इश्क़-ए-सरकार में सर अच्छा लगा

कुबे आयशा का नूरी वह दर अच्छा लगा

बारिशे नूर हमा वक्त दरे अक़दस पर

मुझको मक्के से मदीने का सफर अच्छा लगा

वाक़ई बाअ़से तखलीक़े दो आलम हैं हुज़ूर

उन की चौखट पे ये झुकता हुआ सर अच्छा लगा

रौज़ाए पाक पे ता-बन्दा है जो बदर-ए-मुनीर

अल्लाह अल्लाह वह पुर नूर क़मर अच्छा लगा

नाअ़त-ए-पाक

ताज माँगे है कोई तख़्ते सबा माँगे है
पर ये दीवाना मुहम्मद की रज़ा माँगे है

सब्ज़ गुम्बद के मकीं आप का दीवाना यहाँ
किस तरह पहुँचे मदीना यु दुआ माँगते है

कुफ़्र व अल्हाद की जुल्मत भरी फ़ज़ावों में
अहदे नौ सीरत-ए-अहमद से ज़िया माँगे है

माँगने का जो सलीक़ा हो तो खुद ही दाता
अपने बन्दे से ये पूछे कि तू क्या माँगे है

दिल का आईना गुनाहों के धुन्धल्को के लिए
अए मुहम्मद तेरी रहमत की जिला माँगे है

नाअ़त-ए-पाक

बस इक शहर-ए-नबी ही वह जगह है
जहाँ पर बा-अदब चलती हवा है
लगाया दुश्मनों को भी गले से
ये आक़ा के करम की इन्तेहा है
नहीं है वास्ता दुनिया से कोई
हमें तो बस नबी से वास्ता है
यक़ीनन ये मदीने से है आई
मुअ़त्तर इतनी जो बाद-ए-सबा है
इलाही राशिदा भी तैबा जाये
मेरी बस तुझ से इतनी इल्तिजा है

नाअ़त-ए-पाक

इलाही दिखा दे दयार-ए-मदीना

मैं पलकों से चूमूँ गुबार-ए-मदीना

शब-व-रोज़ आकर है देते सलामी

मलक जानते है वक़ार-ए-मदीना

न कर शेख़ ताअ़रीफ बाग़े इरम की

गुलों से भी बेहतर ख़ार-ए-मदीना

सफीना भँवर में फँसा है हमारा

करम कीजिए ताजदार-ए-मदीना

अबू बक्र व फ़ारुक़ व उसमान व हैदर

हैं बे-शक ये सब जाँ निसार-ए-मदीना

नाअ़त-ए-पाक

दिल की ठन्डक मेरे नबी तुम हो
मेरी आँखों की रौशनी तुम हो
ज़िन्दगी की बहार तुम से है
दिल के गुलशन की दिलकशी तुम हो
ज़ीस्त की ख़ारदार राहों में
सिर्फ़ और सिर्फ़ या नबी तुम हो
तुम हवाओं का एक झोंका हो
शाख़े नाज़ुक की नाज़ुकी तुम हो
लुत्फ लेती हूँ और मचलती हूँ
मेरे जज़्बातों की बे कली तुम हो

नाअ़त-ए-पाक

इस्लाम का झन्डा है गड़ा शहर-ए-नबी में

इक नूर का है फूल खिला शहर-ए-नबी में

आते है ज़ियारत को फरिश्ते भी शब-व-रोज

पढ़तें हैं दरूद आके सदा शहर-ए-नबी में

जन्नत मिलेगी उस को ये अपना है अक़ीदा

आई है जिस की जाके ज़ा शहर-ए-नबी में

नाअ़लैन मुबारक से मिली अर्श को अज़मत

बाद आने के माअ़लूम हुआ शहर-ए-नबी में

कर ले दरे अक़दस पे पहुँचने की तो कोशिश

मिलती है हर मर्ज की दवा शहर-ए-नबी में

नाअ़त-ए-पाक

मेरा दिल दरे हक़ीक़त इस घड़ी बस शादमाँ हो गया
जबीने शौक़ होगी और उनका आस्ताँ होगा

मुक़द्दर साथ देगा काश अपना हम भी जाएँगे
मदीने जाने वाला क़ाफ़िला जिस दम रवाँ होगा

यही पहचान होगी नेक दन्दों की सरे महशर
जबीने बन्दगी पर उनके सजदों का निशाँ होगा

अज़ीज़ व जाँ कनी का वक्त जब आ जाएगा अपना
ये कलमा इस का बर हक़ ला इलाहा वरदे ज़बाँ होगा

हमारी दास्ताने ग़म न सुनिएगा अभी हमसे
न होंगे जब हमारे ग़म का अफसाना बयाँ होगा

नाअ़त-ए-पाक

आज है बेहद खुशी दोस्तो है हमें क्या बताएँ तुम्हें हमको क्या मिल गया

क्यों न क़िस्मत पे हम नाज़ अपनी करें राह भूले थे हम रहनुमा मिल गया

रफअ़ते शाने अर्शेबरीं से बहम है मिला गुम्बदे रौजा-ए-मुस्तफ़ा

ख़ास रब से हक़ीक़त में वह है मिला जिसको महबूबे रब्बुल आला मिल गया

दौरे ग़म ज़ादे राहे सफर हो गया सायबाँ मिल गया गर्मिये हश्र का

हाथ इस के लगी दौलते दो जहाँ जिसको दामान-ए-खैरुल वरा मिल गया

शोअ़लए ईश्क़ से खिलते-खिलते जबकि परवाना मजरुह व मुज़तर हुआ

रहम ख़ल्लाक़े आलम को आ ही गया दर्द बढ़ते ही दर्द आशना मिल गया

नाम तहरीर में उन का जब आ गया आई आवाज़ तब अज़ क़लम मरहबा

वहद में दिल बे हुब्बे मुहम्मद हुआ नाअ़त लिखने का हम को सिला मिल गया

नाअ़त-ए-पाक

तड़प रही है मेरे दिल में आरजू-ए-रसूल

चली हूँ हसरत व अरमाँ लिए मैं सू-ए-रसूल

चमन में दिल नहीं लगता है और न सहरं में

कहाँ-कहाँ लिए फिरती है जूस्तुज-ए-रसूल

वह खुश नसीब थे वल्लह उल का क्या कहना

सुनी जिन्होंने है कानों से गुफ्तगु-ए-रसूल

शमीमे गुल न तू मुश्के ख़तन मैं ये खुशबू

ज़माने भर में जो फैली है आज बू-ए-रसूल

ये राशिदा भी बड़ी नातवाँ है और बेकस

खुदाया इस को भी पहुँचा दे रुबरू-ए-रसूल

नाअ़त-ए-पाक

मिस्र का चाँद भी उन का जवाब हो न सका

बढ़ा वह लाख मगर आफताब हो न सका

तूर मिल जाए न क्यों दोस्तो अज़ बरक़े जमाल

ज़ब्त मूसा से भी जब इज़्तराब हो न सका

चाँद क्या चीज़ है इस रूए मुनव्वर के क़रीब

सामने जिस के कभी आफ़ताब हो न सका

गुल खिले बाग़-ए-रिसालत में बहुत से लेकिन

कोई भी मिस्ल रिसालत मआ़ब हो न सका

दिलकशी बाग़-ए-जिनाँ की तू है मशहूर बहुत

बाग़-ए-तैबा का कोई हम रकाब हो न सका

नाअ़त-ए-पाक

हिद्दत-ए-उल्फ़त से जोशे चश्में गिरयाँ देखकर
आ गया खुद जोश रहमत को पशेमाँ देखकर
हसरत बाग़-ए-जिनाँ सरहद से रुखसत हो गई
सब्ज़ गुम्बद वादी-ए-तैबा से रख़्शाँ देखकर
मुत्तसिल क़न्दीले शम्ए तय्यबा परवानावार
दिल हुआ रक़साँ समर दर नख़्ले अरमाँ देखकर
झूम उठा परवानए दिल शम्ऐ तैबा के क़रीब
मन्ज़रे वादी-ए-ईमाँ जलवा सामाँ देखकर
कुरबते शाहे रिसालत का समाँ आता है याद
बुलबलें दर सोहबते गुल मस्त व शादाँ देखकर

नाअ़त-ए-पाक

अए काश दयार-ए-तैबा तक मेरी भी रसाई हो जाए

आमाल में नेकी लिख जाए और दूर बुराई हो जाए

अए प्यारे नबी लिल्लाह मुझे कुछ ऐसी दुआऐं दे दीजे

दुनिया भी सँवर जाए मेरी ऊक़बा की कमाई हो जाए

बुग्ज़ और हसद सब मिट जाएँ मोमिन के दिलों से अए आक़ा

दुनिया का मुसलमाँ आपस में सब भाई-भाई हो जाए

शब बारह रबी-उल-अव्वल की आई है तो क्यूँ न हर घर में

फिर आज हमारे आक़ा की यूँ मदहे सराई हो जाए

नाअ़त-ए-पाक

दिल ब-फ़ैज़े मसर्रत लगा झूमने दोस्तों क्या बताये कि क्या मिल गया

आऐ सरहद पे बा-गाते रिजवाँ नज़र ख़ास तैबा का जब रास्ता मिल गया

सजदे पेशानियों से लगे कूदने होके बे-ख़ुद दर-ए-मुस्तफ़ा देखकर

बहरे उल्फ़त में वह जब हुए ग़ोताज़न मरहबा दामन-ए-मुस्तफ़ा मिल गया

गर्मिये हशर के वास्ते साईबाँ कश्ती ब़हर-ए-ग़म के लिए बादबाँ

हाथ उस के लगी दौलते दोजहाँ जिस को दामान-ए-ख़ैरुलवरा मिल गया

दाग़-ए-ग़म मिस्ल अंजुम दरख़्शाँ हुए दर्दे फुरकत की शबहाए तारीक में

उस का दिल रश्के सरवो चरागाँ हुआ जिसको सोज़े ग़म-ए-मस्तफ़ा मिल गया

लब पे जिस दम मुहम्मद का नाम आ गया हर तरफ आई आवाज सल्ले अला

दिल ये हुब्बे नबी मिस्ले गुन्चा खिला नात लिखने का हम को सिला मिल गया

नाअ़त-ए-पाक

नुमाइश ये बज़्मे-ए-हक़ीक़त न होती
फ़रोज़ाँ जो शम्अ़े रिसालत न होती
न तख़्लीक़-ए-आदम न दीदारे-ए-मूसा
मुहम्मद न होते तो ख़िलक़त न होती
जो अक्से जमाल-ए-मुहम्मद न पड़ता
तो यूँ हुस्न-ए-यूसुफ की शोहरत न होती
न होती उम्मीदे सहर दर शबे ग़म
जो खुर्शीदे तैबा से निस्बत न होती
भँवर से निकलती न कश्ती-ए-उम्मत
जो आक़ा की हम पर शफ़ाअ़त न होती

नाअ़त-ए-पाक

दुनिया के माल व ज़र न ख़ज़ीने के सामने
दिल को मिला सुकून मदीने के सामने
ज़िक्रे खुदा के बाद किया ज़िक्रे मुस्तफ़ा
तूफ़ाँ ठहर सका न सफ़ीने के सामने
जन्नत के फूल-फूल के लब पर है तज़किरह
हम कुछ नहीं हैं उनके पसीने के सामने
सिद्दीक़ हों उमर हों कि उसमान और अली
चारों मिलेंगे एक नगीने के सामने
जाह व जलाल सितवत-ए-आलम है सर निगूं
सुल्तान-ए-दोजहाँ के क़रीने के सामने

नाअ़त-ए-पाक

मदीने को जाएँ ये जी चाहता है
मुक़द्दर बनायें ये जी चाहता है
मदीने के आक़ा दो आलम के मौला
तेरे पास आयें ये जी चाहता है
जहाँ पर दो आलम हैं महवे नज़ारा
वहाँ सर झुकायें ये जी चाहता है
मुहम्मद की बातें मुहम्मद की सीरत
सुनें और सुनायें ये जी चाहता है
ये हसरत है अब राशिदा आ़रफी को
मदीने बुलायें ये जी चाहता है

नाअ़त-ए-पाक

किसी की क्या हक़ीक़त जब न जिबरील-ए-अमीं पहुँचे
जो पहुँचे अर्शे आज़म तक तो ख़त्म-उल-मुर्सिलीं पहुँचे

ज़रा शान-ए-रिसालत देखिए बस एक लम्हे में
ज़मीं से ला-मकाँ तक रहमत-उल-आलमीं पहुँचे

हुई थी बिल-मुशाफ़ा गुफ्तुगू ख़लवत में ख़ालिक से
कि था बस मीम का परदा नबी इतने क़रीं पहुँचे

तसव्वुर में किया क़स्दे ज़ियारत जब कभी हमने
ब-फ़ैज़े सरवरे कौनैन हम भी जा वहीं पहुँचे

बराये बख़्शिशे उम्मत उन्हें कुछ बात करनी थी
शब-ए-मेराज शाहे दीं सरे अर्शे बरीं पहुँचे

नाअ़त-ए-पाक

मरहबा मरहबा मरहबा आ गये

लो मदीने में ख़ैर-उल-वरा आ गये

सजदा-ए-शुक्र में गिर पड़े मुत्तलिब

जब सुना ख़ात्म-उल-अम्बिया आ गये

अर्श पर ज्यों ही पहुँचा बराक़-ए-नबी

गुल फरश्तिों में है मुस्तफ़ा आ गये

साथ छोड़ा है ये कहके जिबरील ने

आप अब सिद्रतुल-मुनतहा आ गये

दीन-ए-हक़ जब बचाने की बात आ गई

तो बहत्तर नफ़स करबला आ गये

नाअ़त-ए-पाक

दिल ही में तड़पती है आरज़ू मदीने की
किस तरह बुझे या रब आग मेरे सीने की

जुस्तुजू मदीने की गुफ़्तुगू मदीने की
नूर की ये महफिल है बात हो क़रीने की

ये भी ब-खुदा बेहतर वह भी ब-खुदा बेहतर
ज़िन्दगी मदीने की मौत भी मदीने की

मरहबा दो आलम की जो फ़ज़ा मुअत्तर है
बिल-यक़ीं वह खुशबू है आपके पसीने की

ज़िन्दगी से आ़जिज़ थी दूर रह के तैबा से
आ गई दर-ए-आक़ा फ़िक्र क्यों न हो जीने की

नाअ़त-ए-पाक

ज़रा अदब से बरस ऐ घटा मदीने में

कि सो रहे हैं मेरे मुस्तफ़ा मदीने में

मेरे रसूल से मेरा सलाम कह देना

गुज़र हो तेरा जो बाद-ए-सबा मदीने में

ये आरज़ू है कि आँखों से देख लेती मैं

बरस रहा है जो नूर-ए-खुदा मदीने में

इसी की रोशनी फैली है सारे आलम में

चमक रहा है जो इक आईना मदीने में

क़सम खुदा की सँवर जाए आक़िबत तेरी

जो राशिदा हो तेरा ख़ात्मा मदीने में

नाअ़त-ए-पाक

बे-चैन दिल है या रब दीदार-ए-मुस्तफ़ा में
इक बार ही बुला ले दरबार-ए-मुस्तफ़ा में

जितनी भी खूबियाँ है दुनिया की सब अदब से
आकर सिमट गई हैं किरदार-ए-मुस्तफ़ा में

मरने से पहले या रब बस इतनी इल्तिजा है
मैं उड़ के जा के पहुँचूँ दरबार-ए-मुस्तफ़ा में

हुक्म-ए-नबी पे चलकर दुनिया को ये बता दो
है ज़िन्दगी सुकूँ की अतवार-ए-मुस्तफ़ा में

सिद्दीक़ हों उमर हों, उसमान या अली हों
सब गुल महक रहे हैं गुलज़ार-ए-मुस्तफ़ा में

जिन्न व मलक भी देखो ऐ! राशिदा अदब से
ताअ़ज़ीम में खड़े हैं दरबार-ए-मुस्तफ़ा में

नाअ़त-ए-पाक

ये है करमे रब्बे ऊला शहर-ए-नबी में

रहमत की बरसती है घटा शहर-ए-नबी में

है शर्त खुलूस इसमें हो शामिल तो यक़ीनन

हो जाती है मक़्बूल दुआ़ शहर-ए-नबी में

है जिसकी शआवों से मुनव्वर ये ज़माना

रौशन है वह पुरनूर दिया शहर-ए-नबी में

जाऊँ जो मदीने तो न फिर लौट के आऊँ

ऐ! काश मुझे आए क़ज़ा शहर-ए-नबी में

ऐ! राशिदा क़िस्मत से जो तू पहूँचे मदीना

हो विरदे ज़बाँ सल्ले अला शहर-ए-नबी में

नाअ़त-ए-पाक

अब तो जीना भी बहुत दुश्वार है
बस मदीने का सफर दरकार है
ताब-ए-नज़्ज़ारा अगर हो देखिए
सामने बरके जमाल-ए-यार है
रौज़ा-ए-अतहर की क्या तारीफ हो
हर तरफ बस बारिश-ए-अनवार है
या मुहम्मद नाव तूफ़ाँ में फँसी
आप अगर चाहें तो बेड़ा पार है
अब मुझे तैबा बुला लें या नबी
राशिदा मजबूर और लाचार है

بسم الله الرحمن الرحيم

हम्द-ए-बारी तआ़ला

है तेरा नूर ज़र्रे-ज़र्रे में
तू ही तू है हर एक जलवे में
तू ही खालिक़ है तू ही दाता है
सब है ला रैब तेरे क़ब्ज़े में
मैं हूँ नाचीज़ और तेरी तौसीफ़
ख़ामा काँपे है हम्द लिखने में
तूने आ़लम को कर दिया तख़लीक़
लफ़्ज़ कुन कह के एक लम्हे में
वह सितारे हों याकि शम्सं व क़मर
है तजल्ली तेरी हर एक शै में
तारी काबे में है जलाल तेरा
और रहमत तेरी मदीने में

भी इन्सान एक कोशिश करता है। "जमाल–ए–यार" इन्हीं कोशिशों का एक आईना है जिसमें हम्द व नाअ़त के अलावा मनक़बत व सलाम भी शामिल है जो आप हज़रात के पेश–ए–नज़र हैं।

इसकी किताबत से लेकर तबाअ़त तक जो भी मेहनत जनाब सुल्तान अली साहब 'नदीम बाराबंकवी' ने की है, उनका शुक्रिया अदा करना महज़ एक रस्म की अदायगी होगी वरना उनका शुक्रिया तो अदा ही नहीं किया जा सकता।

इस सिलसिले में इन्फ़ार्मेशन डायरेक्टर जनाब मुकेश शारदा साहब जिनका उर्दू अदब से सिर्फ गहरा लगाव ही नहीं बल्कि मीर व ग़ालिब मोमिन पर उनकी काफ़ी दस्तरस है। उनके नेक मशविरों ने बड़ा काम किया। इनके अलावा भाई संजय 'राज' जो एक बेहतरीन अफ़साना निगार हैं के बेश–क़ीमत मशविरों ने भी बड़ा तआउन किया है। यू.एन. आई. के चीफ रिपोर्टर जनाब संजय शर्मा साहब जिनके मशविरे पर चौधरी मो0 उबैद आ़रफी साहब ने ये मुबारक काम मुझ नाचीज़ के हाथों सौंपा। ये सारे अहबाब ही मेरे मददगार बने। अगर इन हज़रात का ज़िक्र न करता तो बड़ी नाइंसाफी होती।

(विनय बाबू)
विनय बाराबंकवी
मुकाम असग़र नगर, पोस्ट–पाटमऊ
जिला–बाराबंकी (उत्तर प्रदेश)

अमादा हो गए तो इसमें हैरत की क्या बात, तमाम, आ़लम पर आपकी सरदारी व मुख़्तारी की मुहर खुद अल्लाह ने लगाई और अपना कलाम आप पर नाज़िल फ़रमाया। बेशक आपको भी अलाह के अज़ीम इम्तिहानों से गुज़रना पड़ा जो एक सच्चे नबी के लिए अल्लाह ने बनाये हैं। फ़तेह मक्का के बाद आप जब मक्का में तशरीफ लाए तो दुश्मनों के कलेजे काँप उठे, वह सोच रहे थे कि उनकी जान ख़ैर नहीं मगर सरकारे दो आ़लम ने सब को मआ़फ फ़रमाया। उनका पैग़ाम था कि एक अल्लाह की बन्दगी करो जो निहायत मेहरबान व रहम वाला है जिसको किसी ने पैदा नहीं किया, उसके एक हुक्म से तमाम आ़लम वजूद में आया, जो तमाम आ़लम का रब है, आपकी सच्ची और साफ बात को भी मुशरिकीन–ए–मक्का ने सही नहीं माना लेकिन इस रहम की दुनिया के शहंशाह ने उनको भी मआ़फ फ़रमा दिया। बेशक उन ज़ालिमों से जंगें हुई जो न ख़ुद एक अल्लाह को मानते थे और न दूसरों को मानने देते थे।

सरकारे मदीना पर क्या कुछ लिखा जा सकता है जैसा कि एक आ़म रवायत के मिसदाक़ कि अगर तमाम समन्दरों की रोशनाई बनाई जाए और दुनिया के तमाम दरख़्तों को क़लम बना दिया जाए तब भी हुज़ूर स0अ0व0 की ताअ़रीफ़ मुकम्मल बयान नहीं हो सकती। बस कुछ अक़ीदत के फूल है जिन्हें सरकार की बारगाह में पेश करके अपने बेचैन दिल को समझाने की कोशिश कर रहा हूँ।

बन्दगी के उ़रूज पर जब सब्र व रज़ा के सितारे चमकते है तो दिल को जो रूहानी तसकीन मिलती है उसको लफ़्ज़ व माअ़ने के पैरहन में बयान नहीं किया जा सकता, फिर

अल्लाह के नाम पर हज़रत इस्माईल अ0स0 की अजीम कुरबानी को भी दुनिया भूल चुकी थी। जो जितना बड़ा जुल्म करने वाला था उसकी उतनी वड़ी धाक थी। वहशियाना अन्दाज़ में हर एक दूसरे से आगे था, झूठी शान का वह आलम कि ख़ुदा की पनाह लोग अपनी मासूम बेटियों को ज़िन्दा दफ़्न कर देते थे। राह में चलने वाले मुसाफ़िर क़तअ़ई महफ़ूज़ नहीं थे, ताजिरों के कारवाँ लूट लिए जाते थे। हर तरफ मौत का सामान था, यही वह वक़्त था जब जुल्म का सूरज कभी गुरूब नहीं होता था। इन्सान जानवरों की तरह बाजारों में बेचे और खरीदे जाते थे। ज़िन्दगी के अस्ल माअ़ने ज़ुल्मतों के अन्धेरों में गुम होकर रह गए थे, सैकड़ों नक़ली ख़ुदा पूजे जाते थे।

बुत परस्ती ही वहाँ पर आ़म थी। बस खुदा की बन्दगी बदनाम थी।।
ऐसे नाज़ुक दौर में आये रसूल। अब्रे रहमत बनके फिर छाये रसूल।।

हुज़ूर पाक के पाकीज़ा क़दम इस ज़मीन पर पड़ते ही नफ़रतों की धुन्द अपने आप छँटने लगी। ज़ुल्मतों का सूरज हक़ीक़त के समन्दर में डूबने लगा, फरेबी और मक्कारों को कहीं पनाह न मिल सकी। सच का सूरज वक्त के आसमान पर चमकने लगा और दीन को एक ऊँचा मक़ाम हासिल हुआ, यही वह वक़्त था जब हर इन्सान को बराबरी का दर्जा नसीब हुआ और एक अल्लाह की इबादत पर सब को ईमान लाना पड़ा। आमिना की गोद में जब ख़ुदा का महबूब आया तो जहाँ ख़ुदा के न मानने वालों की रूह काँप उठी और वह दुश्मनी पर



हर्फ़-ए-आग़ाज़

सरवर-ए-कायनात हुजूर मुहम्मद स0अ0व0 के इस दुनियाए फ़ानी में तशरीफ लाने से बहुत पहले हिन्दुओं की एक पवित्र किताब में आपके आने की खुशखबरी आ चुकी थी। दुनिया इस फ़लसफे से अच्छी तरह वाक़िफ है जो सबसे अज़ीम है, सबसे अफ़ज़ल है वह बाद में तशरीफ लाता है और अपने मुक़द्दस किरदार व ख़्याल से दुनिया को सही रास्ता दिखलाता है। यही वह बात थी जो एक लाख चौबीस हजार रसूल व पैगम्बर के आ चुकने के बाद आप सब से आखिर में तशरीफ लाए और अल्लाह के कलाम से शिर्क और कुफ्र के अंधेरे से पूरी इंसानियत को निकालकर तौहीद की रोशनी अता फरमायी। जिस वक़्त आप दुनिया में तशरीफ़ लाए वह एक बहुत ही नाजुक दौर था। चारों तरफ कुफ्र और शिर्क का बोलबाला था। बड़े-बड़े बुत बनाकर लोग उनकी परस्तिश करते थे और उन्हें अपना ख़ुदा मानते थे, उनसे मुरादें भी माँगते थे। ख़ुदा का पाक घर काअ़बा बड़े-बड़े बुतों से भरा पड़ा था। हुबल, शम्स, लात व मनात न जाने कौन-कौन से देवता थे। इब्राहिम अ0स0 की एक ख़ुदा की परस्तिश और तौहीद का परचम जो पाक काअ़बा पर कभी लहराता था। उसका नामोनिशान मिट चुका था।

अर्ज़-ए-कातिब

मुझे इस बात का फ़ख़्र हासिल है कि नाअ़त पाक का ये मजमूआ मुझ नाचीज़ को किताबत करने को मिला। मैं उर्दू का एक अदना तालिब ईल्म हूँ लेकिन शे'र व शायरी में शुरु से दिलचस्पी रही है। खुदा के फ़ज़्ल से कई लोगों के मजमूआ कलाम मैंने किताबत किए हैं। मैं इसको अपनी खुशक़िस्मती और खुशबख़्ती समझता हूँ कि जमाल-ए-यार की किताबत भी मेरे ज़िम्मे आई।

मैंने जहाँ तक मुमकिन हो सका, ज़बर, पेश, तशदीद, इज़ाफ़त सभी चीज़ों पर काफ़ी नज़र रखी कि जहाँ तक हो सके, ग़लती न हो।

मुहम्मद समीर इस्माईली

जमाल-ए-यार पर एक नज़र

ज़ेर–ए–नज़र मजमूए पर मुझ से लिखने के लिए कहा गया। मसौदा पढ़ा । बड़े ख़ूबसूरत अशआर है। वह नाअ़त के हों या मनक़बत के सभी जज़बात में डूबकर कहे गए हैं। मुसन्निफ़ा ने अपने पीर–ए–तरीक़त की शान में ये क़तआत कहे गए हैं वह काफ़ी अक़ीदत में डूबकर कहे हैं। मजमुआ इंशा–अल्लाह ज़रुर मक़बूल–ए–अ़वाम व ख़ास होगा।

यूसुफ़ पैंतेपुरी

वारद–ए–हाल, बाराबंकी

नज़र अपनी-अपनी

मजमूए कलाम के सर–ए–वरक़ का ये शे'र ही बता रहा है कि अशआ़र बड़ी काविश से कहें गये हैं।

ताब–ए–नज़्ज़ारा अगर हो देखिए ।
सामने बर्क़े जमाल–ए–यार है ।।

जैसा कि मजमूए का नाम है वैसे अशआर भी जज़बात में डूबकर कहे गए हैं। चाहे नाअ़त हो या सलाम। मनक़बत के क़तआत तो मुसन्निफ़ा का अपने पीर–ए–तरीक़त से कितना लगाव है और कितनी अक़ीदत है। उन के अशआ़र से ज़ाहिर है। बहरहाल मजमूआ क़ाईरीन को ज़रुर पसन्द आएगा।

नसीर अन्सारी
सदर
बज़्म–ए–अज़ीज़, बाराबंकी

मेरी राय

नाअ़त पाक का मजमुआ देखने को मिला इसमें नाअ़त, सलाम, मनक़बत, क़तआत सभी बड़ी अक़ीदत के साथ कहे गये हैं। मजमूई तौर पर ये मजमूआ पढ़ने के लाएक़ है। उम्मीद है क़ाईरीन–ए–कराम ज़रुर पसन्द फ़रमायेंगे। मेरी दुआ है कि मजमूआ मक़बूल ख़ास व आम हो।

अख़्तर मोहानी
जनरल सेक्रेटरी
बज़्म–ए–अफ़्क़र, बाराबंकी

कुछ किताब के बारे में

मेरे देरिना दोस्त और पीर भाई यानी हम और विनय बाबू दोनों एक ही उस्ताद के शागिर्द हैं। उन्होंने मुझको मसौदा तरतीब देने को कहा जिसमें नाअ़त व मनक़बत और सलाम व क़तआत शामिल थे। मसौदा सारा का सारा फोटो-स्टेट था, काफ़ी मिस-प्रिन्ट भी और कुछ ऐसे सफ़हात भी थे जो पढ़े नही जा सके थे। बहरहाल बड़ी काविश के बाद नाअ़त व मनक़बत, सलाम व क़तआ़त छाँट कर तरतीब दे दिए इस लालच में कि रसूल पाक और शोहदा-ए-कर्बला व बुज़ुर्गान-ए-दीन के तुफैल शायद इसी बहाने मेरी भी आक़बत सँवर जाए।

नदीम बाराबंकवी
बी.पी.-121, भीतरी पीरबटावन
मस्जिद एक मिनारा, बाराबंकी

कुछ वालिदा मोहतरमा के बारे में

मेरी वाल्दा मोहतरमा राशिदा आरफ़ी मरहूमा बहुत नेक दिल और पाबन्द सोम व सलात ख़ातून थी। उनकी दिली आरज़ू थी कि उनका कलाम उनकी ज़िन्दगी में शाएअ़ हो जाए लेकिन ऐसा न हो सका। लिहाज़ा उनकी दिली ख़्वाहिश का एहतराम करते हुए ये मजमूआ़ उनके विसाल के बाद शाया करवा रहा हूँ ताकि उनकी रूह को सुकून हासिल हो सके। उनके अशआर में उन को अपने पीर से कितनी अक़ीदत थी जिसको उन्होंने क़तआत और मनक़बत की शक्ल में पेश किया है और साथ–साथ हम्द, नाअ़त व सलाम भी शामिल किए गए हैं।

चौधरी मुहम्मद उबैद आ़रफ़ी
व बिरादरान
बंकी टाउन, बाराबंकी

अल्लाह का करम है, इनायत है पीर की।
जो राशिदा भी साहिब–ए–दीवान हो गई।।

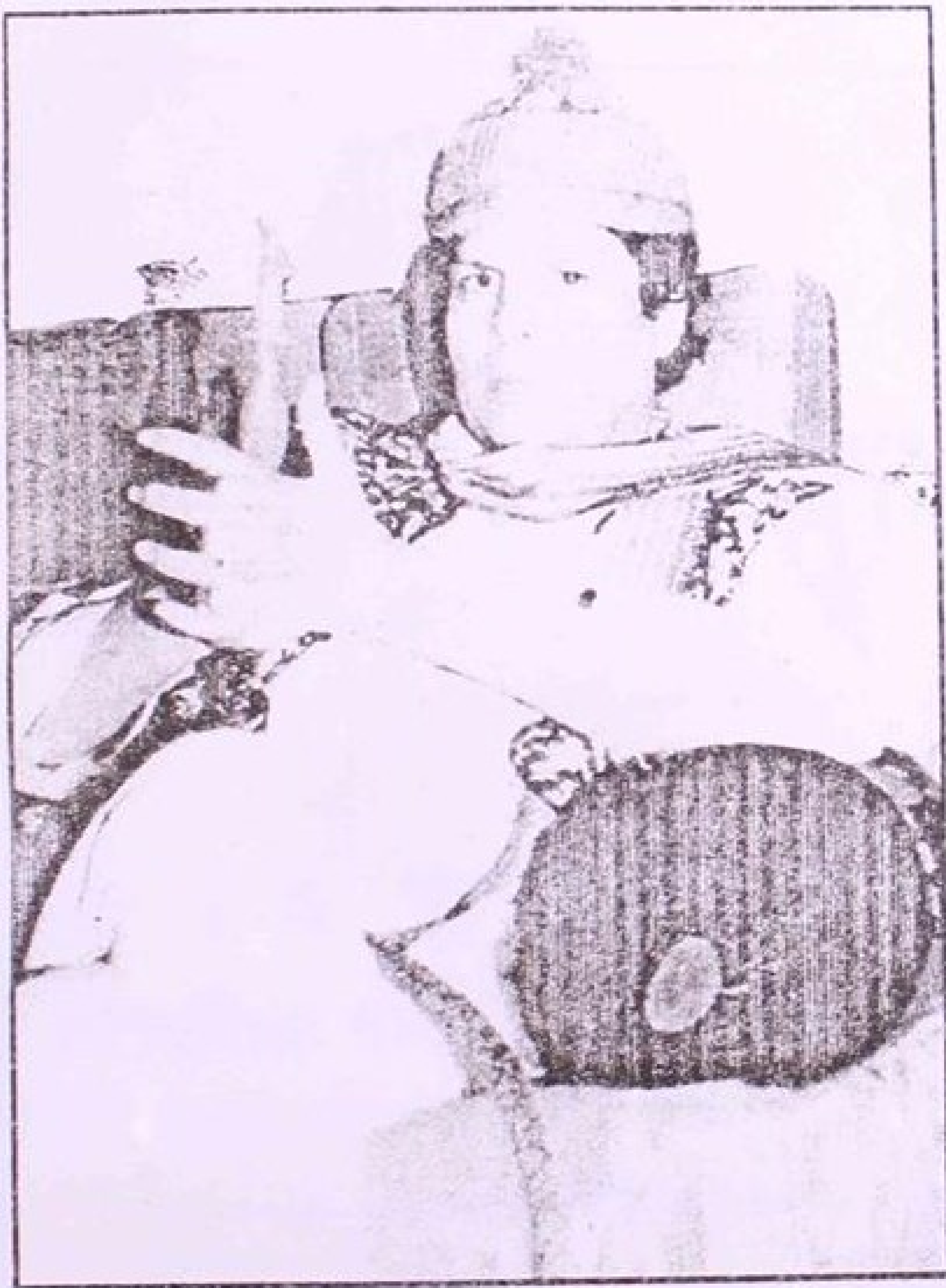
राशिदा आ़रफ़ी



क़ता

पीर मुर्शिद के आस्ताँ जाकर,
हर मुरादों का फूल खिलता है।
सुन के उनके मवाईज़े हसना,
दिल को बे–हद सुकून मिलता है।

राशिदा आ़रफ़ी



इन्तिसाब

अपने पीर–ए–तरीक़त हज़रत सुल्तान आ़रिफ़ शाह की बे–पनाह शफ़क़तों और उनके फ़ैज़ व करम के नाम जिसकी वजह से मुझको उल्टे–सीधे अशआ़र कहना आ गये।

राशिदा आ़रफ़ी

फ़ेहरिस्त

नाम किताब - जमाल-ए-यार

नाम मुसन्निफ़ा - राशिद आरफ़ी

सन् अशाअ़त - 2012

नाशिर - (विनय बाबू) विनय बाराबंकवी

मतबअ़ - सरफराज़ क़ौमी प्रेस

क़ीमत - दो सौ रुपये (200/-)

मिलने के पते

चौधरी मुहम्मद उबैद आरफ़ी

बंकी टाउन, बाराबंकी (यू.पी.)

विनय बाबू

मुकाम असगर नगर, पोस्ट-पाटमऊ, बाराबंकी (यू.पी.)

ताबे नज़्ज़ारा अगर हो देखिए
सामने बरक़े जमाले यार है।

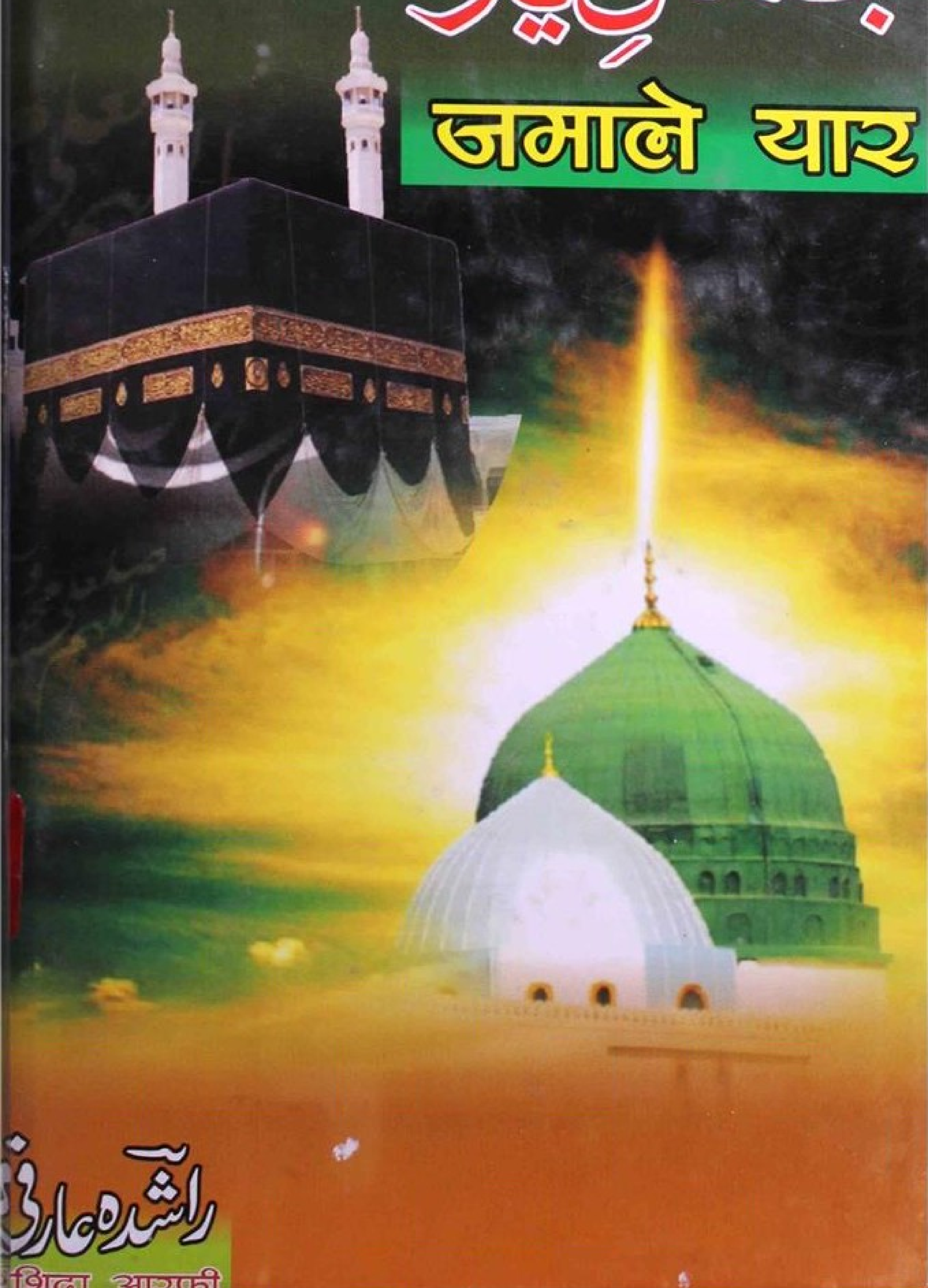
राशिदा आ़रफ़ी

जमाल-ए-यार



मुसन्निफ़ा

राशिदा आ़रफ़ी



جمالِ یار
जमाले यार
راشدہ عارفی
शिदा आरफी